سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۶ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — معہ (ضمیمہ درس قرآن شریف) — (پیشگی چار روپے) — نمبر ۱۴

مورخہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۵ ماگھ سمت ۶۶

سارے جہان سے اچھا دار الاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

۲۰ و ۱۳ جنوری کے پرچوں میں صفحہ ۷، ۸، ۹ و ۱۰ کوئی نہیں صفحہ ۱۱ کی بجائے صفحہ ۷ پر پڑھیئے ۔ کاتب نے صفحے لگانے میں غلطی کی ہے ۔

اس ہفتہ ضمیمہ درس قرآن چھاپا گیا کیونکہ بوجہ ابر و باران کئی دن درس نہیں ہوا ۔ اس تفسیر کے متعلق یہ امر یاد رہے کہ صرف انہی الفاظ کی تشریح لکھی جاتی ہے جو معمولی ترجموں میں نہ ہو یا حضرت مولانا کوئی نکتہ بتائیں اور چھپنے سے پہلے اکثر نظر ثانی کرالی جاتی ہے بعض اوقات آپ کے آگے جو عبارت ہوتی ہے

(کتبہ عاجز محمد حسین ...)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشرز کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع گشت)

(دُمدار ستارہ مغرب کیوں نظر آتا ہے۔)

بدعات محرم

عراق کے مجتہد مطلق حضرت میرزا حسین نوری طبرسی علیہ الرحمہ نے عزاداری کی موجودہ حالت کی بُرائیاں میں لولو و مرجان کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو سید ناصر حسین صاحب کے اہتمام سے لکھنؤ میں چھپی ہے۔ اس میں میرزا طبرسی اس رونے رُلانے کے متعلق ایک نہایت دلچسپ قصہ لکھتے ہیں جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں ایک مرتبہ مشہد مقدس کو بیابان کے اس راستے سے روانہ ہوا۔ جو بڑی تکلیف و مشقت کا راستہ ہے۔ خراسان کے ایک گاؤں میں نیشاپور کے قریب پہنچ گیا۔ چونکہ مسافر تھا اس لئے وہاں کی مسجد میں جا کر فروکش ہوا۔ مغرب کا وقت تھا۔ گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ خدمتگار نے چراغ جلایا۔ نمازی آئے اور سب نے مغرب وعشاء کی نماز جماعت سے ادا کی۔ اس سے فراغت ہوئی تو پیش نماز (امام) صاحب منبر پر چڑھے۔ مسجد کا ملازم کنکر پتھروں سے دامن بھرے ہوئے منبر کے پاس پہنچا اور اس خریطہ کو امام صاحب کے حضور میں رکھ دیا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کس غرض کے لئے ہے۔ حضرت نے مرثیہ خوانی شروع کی ابھی چند ہی کلمے پڑھے تھے کہ خدمتگار اٹھا اور چراغ بجھا دیا۔ میرا تعجب اور بھی زیادہ ہوا۔ ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ منبر سے پتھر اور ڈھیلے آ رہے ہیں اور حاضرین پر زور شور سے سنگباری ہو رہی ہے۔ شور و فریاد بلند ہوئی ایک کہتا ہے ہائے میرا سر۔ دوسرا کہتا ہے ہائے میرا بازو۔ تیسرا اپنے چوٹ لگنے کی فریاد کر رہا ہے۔ غرض کہ اسی طرح ہر طرف سے رونے پیٹنے کی آواز بلند ہوئی۔ تھوڑی دیر ہوئی پتھر ختم ہوئے مرثیہ خوان نے دعائے فاتحہ شروع کی اور چراغ روشن کیا گیا۔ لوگ زخمی سر لہولہان جسم۔ آنسو بہاتی ہوئی آنکھیں لئے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ میں ان بزرگ کے قریب گیا اور پوچھا کہ یہ کیا حرکت تھی انہوں نے مجھے جواب دیا۔ کہ میں مرثیہ خوان ہوں یہاں کے لوگ ایسے سخت مزاج ہیں کہ جب تک اس طرح کی کارروائی نہ کی جاوے۔ کسی طرح نہیں روتے ناچار ان لوگوں کو میں اسی طریقے سے رُلاتا ہوں۔ (لولو و مرجان صفحہ ۱۴۰)

واستوت علی الجودی

انجیل کے مؤرخ نے حضرت نوحؑ کی کشتی کے ارارات پر ٹھہرنے کا بیان کلدانیوں کی داستانوں سے لیا ہے جنہیں اس کا ارارات پر ٹھہرنا مذکور ہے لیکن مقامی روایات۔ جو عیسائی۔ اہل اسلام اور یزیدی (شیطان پرستی والے) سب فرقوں میں معتبر مانی جاتی ہیں۔ کشتی کے جبل جودی پر ٹھہرنے کا پتہ دیتی ہیں۔ جو عراق میں ایک ۱۰ ہزار فیٹ بلند سنگین پشتہ ہے۔ قرین عقل بھی یہی جاننا ہے کہ نشیبی علاقہ میں سیلاب فرو ہوتے وقت کشتی غالباً اونچی پشتہ پر جو میدان کے ایک سرے پر واقع ہے۔ ٹھہری ہوگی نہ کہ ایک الگ تھلگ چوٹی پر جو میدانی علاقہ سے صد ہا میل دور ہے اور بیسیوں اونچے اونچے پہاڑ بیچ میں واقع ہیں۔ پھر ارارات خود ہی سلسلہ جبال کا ہے مقامی روایات زیادہ صداقت پر مبنی ہے جبل جودی کے اوپر ایک بڑی زیارت (خانقاہ) ہے۔ جہاں ہر سال ماہ اگست میں ایک بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اور ہزاروں عیسائی مسلمان اور یزیدی، ہزار فیٹ کی دشوار چڑھائی پر جو اکثر جگہ بالکل سیدھی ہے۔ خوش خوش چڑھ کر حضرت نوحؑ پر فاتحہ پڑھتے اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں۔ (ذیل)

دیہاتی پنچائتیں

ہز آنر نے کہا کہ انہیں معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ دیہاتی پنچائتیں قائم کرنا چاہتی ہے جن کو خفیف دیوانی اختیارات حاصل ہوں گے۔ اگر اس طریقے میں کامیابی ہوئی تو انہیں کچھ فوجداری اختیارات بھی تفویض کئے جاویں گے آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالت میں کوآپریٹو بنکوں سے بڑھ کر زمینداروں کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوتی۔

عمل حقنہ

حقنہ کا موجد لقلقا ہے اور وہ اس طرح ہوا کہ ایک طائر نے مچھلی بہت کھائی ہوئی تھی اور اس کو درد شکم ہوا۔ کنارہ دریائے شور پر جا کر چونچ میں پانی لیا اور دُبر میں ہو لگا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد پانی کو فضلہ سمیت باہر نکالا اور نجات پائی اور پرواز کیا۔ یہی وجہ ہے کہ عمل حقنہ کو عمل طائر بولتے ہیں۔

ایرانی بلوچستان

بلوچستان کا وہ حصہ جو ایران کے قبضہ میں تھا چند روز سے بالکل خود سر ہو گیا ہے۔ مثل افغانوں کے بلوچی لوگ بھی نئی بندوقوں سے کافی طرح مسلح ہو گئے ہیں کیونکہ مسقط سے بہت سستی بندوقیں ان کو ملتی ہیں اگر گورنمنٹ ایران نے وہاں اپنا دخل از سر نو قائم کرنے کی کوشش کی تو ایرانی بلوچی سردار لڑنے کو آمادہ ہو گئے۔ گویا ایران کا ایک صوبہ اس سے علیحدہ ہو گیا۔ بلوچی بمقابلہ ایرانیوں کے زیادہ جنگجو ہیں۔ صرف بختیاری ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں آجکل ایرانی فوج میں زیادہ تر معمولی آبادی کے لوگ ہیں اگر بلوچیوں پر چڑھائی کی گئی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

صبح کا بھولا گھر آگیا ہو شام کو

ایک مسلمان ایک ہندو کے ہمراہ کسی مندر کو دیکھنے کو لے گیا۔ ہندو کی ہدایت تھی کہ چپ چاپ میرے ساتھ چلے آؤ مسلمان نے جب نقش ونگار اور بعض عجائبات دیکھے تو بے اختیار اس کے منہ سے نکل گیا سبحان اللہ اور راز کھل گیا۔

۲- ایک جولاہے صاحب نے نقب لگائی۔ صبح تھانیدار آیا اور تفتیش شروع ہوئی۔ آپ بھی جا پہنچے۔ اور کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ چور اس رستہ سے اندر داخل ہوا ہے اور یوں مال اسباب چرا کر پھر دیوار پھاند کر جو اترنے لگا ہے تو اسباب اور ہر اور تیر ادھر جا پڑا۔

میں نے یہ دو باتیں اس لئے لکھی ہیں کہ انسان کی فطرت میں صداقت اور فرمانبرداری ہے۔ مگر ملکی و قومی و خاندانی رسوم و حالات و عادات بعض اوقات انسان کو جادہ اعتدال سے منحرف کر دیتی ہیں۔ بعض آریوں کے دماغ میں کچھ فتور آگیا تھا اور وہ گورنمنٹ کے خلاف تدابیر کرنے۔ آخر جب گورنمنٹ اس سیڈیشس کیڑے کو نکالنے کی طرف متوجہ ہوئی تو آریہ سماج نے اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے اب ضرورت تا ارجن نام ایک اخبار نکلوایا ہے۔ جس کی ایڈیٹری کے لئے دہرم پال ہی موزوں سمجھا گیا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اخبار اپنے حلقہ میں ہندوستان پرکاش کی طرح مقبولیت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر اس اخبار نے آریہ سماج کی پوزیشن کو صاف کر دیا۔ تو بہر غنیمت۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے مندرجہ ذیل چار سکولوں کی بابت حکم دیا کہ ان کا کوئی طالب علم کسی سرکاری یا امدادی مدرسہ میں نہ لیا جائے کیونکہ یہاں قابل اعتراض باتیں لڑکوں کو سکھلائی جاتی ہیں جو مفسدانہ اور بچوں کے خیالات کو بگاڑنے والی ہیں (۱) سارتھ بدیالہ گاؤں (۲) مہاراشٹر بدیالہ پونا (۳) مستفید واریل شالا دہرن گاؤں۔ اور (۴) ریویٹ اینگلو ورنیکلر سکول اپرندلی۔ حکم مذکور یکم جنوری سے عمل کریں گے۔

نہایت مسرت سے لکھا جاتا ہے کہ ہماری انصاف شعار گورنمنٹ نے کمال فیاضی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے محکمہ مال میں بجائے ⅔ یوروپین اور ⅓ ہندوستانیوں کے پورے نصف ہندوستانی و نصف یوروپین رکھے جایا کریں۔ گورنمنٹ رفتہ رفتہ اپنی رعایا کو بہت کچھ دے رہی ہے۔ (آریہ سماج کے متعلق لفٹنٹ گورنر صاحب کی رائے)

اس کے جواب میں مجھے یہ کہنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ سر لوئیس ڈین اس امر کو پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتے کہ بہت سے حکام کی رائے آریہ سماج کے برخلاف ہے اور حضور انور اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سماج ہذا کو اگر دانشمندی سے نہ چلایا جاوے تو یہ بہت بڑی خرابی پیدا کر سکتی ہے۔ خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں اس کا انتظام ایسے اشخاص کے ہاتھ میں ہو جن کے خیالات باغیانہ ہوں لیکن سر لوئیس ڈین کو اس بات کا یقین ہے کہ آریہ سماج اس وقت تک بہ ہیئت مجموعی غیر وفادار اور باغی نہیں ہے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ سماج کے بہت سے ممبر دل سے ملک اصلاح کے لئے کام کر رہے ہیں۔

تبت کے دلائی لامہ جو گذشتہ مہم کے موقعہ پر فرار ہو گئے تھے اور ایک چین و روس میں بطور پناہ گیر سنڈ لاتے پھرتے تھے خبر ہے کہ آخر کار پایہ تخت لہاسہ میں واپس آ گئے اب ملک تبت براہ راست چین کے قبضہ میں جا پڑا جس نے دلائی لامہ کو یہاں کے انتظام پر بحال کر دیا ہے۔

اخبارات۔ بڑی مشینیں اخبار حسب ذیل شرح پر چھاپ سکتی ہیں۔ ۸ صفحہ کا اخبار ۹۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۱۰ صفحہ کا اخبار ۷۲ ہزار کاپی فی گھنٹہ ۱۶ صفحہ کا اخبار ۴۸ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۰ صفحہ کا اخبار ۳۶ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔ ۲۴ صفحہ کا اخبار ۲۴ ہزار کاپی فی گھنٹہ۔

قسطنطنیہ کے شاہی محل چراغان کا جلکر راکھ ہونا ایک قومی مصیبت سے منسوب کیا جاتا ہے افسوس ہے یہ عظیم تاریخی عمارت نہایت قیمتی تھی۔ تمام شاہی کاغذات جل گئے۔ نیا پارلیمنٹ تعمیر کرنا ہوگا۔

آسٹریلیا کے شمالی اضلاع میں عظیم طوفان طغیانی سے بڑی بھاری تباہی ہوئی۔ نقصان بے پایان۔ مویشیوں کے ذخیرے اور مکانات اور فصلیں اُجڑ گئیں کئی شہر ویران ہو گئے نقصان جان کثیر ہوا۔ ہوشیارپور میں چوؤں کی اصلاح کے انجنیئرنگ تجربات کے لئے گورنمنٹ نے ...۲۰۰ روپیہ منظور کیا ہے۔ کشمیر نام دُخانی جہاز متصل رنگون جل کر راکھ ہو گیا ۴۲ آدمی گم۔ ۹ ملاح ہیں۔ مال تباہ۔

فرمودۂ امیر

فرمایا۔ مومن کبھی مباحثات کی ابتدا خواہش نکرے اپنے علم پر اپنی زبان پر کسی قسم کا گھمنڈ دل میں نہ لائے۔ اور خدا کے حضور گر پڑے اور نفسانی جوش کا مطلق دخل نہ ہو۔ بلکہ جو کچھ کہے یا کرے للہ تو پھر وہ شخص ابراہیم بن جاتا ہے۔ اور خدا اپنے فضل خاص سے اسکا معلم بن جاتا ہے۔ اور اسے وقت پر وہ باتیں سمجھاتا ہے۔ جو اسکے وہم وگمان بھی نہ گزری ہوں۔ دوسرا موقعہ تبلیغ و وعظ کا ہے۔ اسمیں پہلے بقدر اپنی طاقت کے مضمون کچھے مگر سارا بھروسہ اللہ پر رکھے۔ کیونکہ اس تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا نہ چاہئے اس شخص کی بات کو ضائع ہونے جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا۔ جو میری محبت سے مجبور نہ آتا تھا۔ میں نے اسسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص قل ہو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۷ سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اسپر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ دیکھو ہماری بات ضائع نہ گئی۔ ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ مولوی عبد القدوس صاحب کی گود میں پانچ خوبصورت لڑکے ہیں۔ جو میں نے ایک بیٹے ہیں۔ ان سے میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ تو وہ بولے کہیعص۔

ایک مرتد نے ترک اسلام میں مقطعات قرآنی پر اعتراض کیا نماز میں غالباً بین السجدتین دعا کرنے پر ایک پل میں ان کا راز مجھ پر کھل گیا۔

یہب لمن یشاء اناثا کو پہلے رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی بڑا فضل ہے۔ فرمایا۔ ہماری بہت سی اولاد مری بھی ہے لیکن ہم نے ہر حالت میں اللہ کا شکر کیا۔ یہاں بھی اولاد کی فوتیت ہے اور آگے بھی۔ جو یہاں کے لائق نہ تہا خدا نے اسے آگے بطور ذخر رخصت فرما دیا۔

فرمایا۔ محسن بن جاؤ۔ تا تم پر بھی حضرت ابراہیم سے انعام ہوں اور تم کو ایسی اولاد ملے۔ جوان کو ملی جسین بی بی سے تو خود بخود محبت ہو جاتی ہے۔ حکم یہ ہے۔ کہ بیوی بدصورت یا بری بھی ہو تو بھی اسکے ساتھ نیک معاشرت کرو کیونکہ فرمایا وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً و یجعل اللہ فیہ خیراً کثیرا

المفتی ۲۱۸ (۱) پرانی مسجد کا اسباب جسقدر نئی پر لگ سکے۔ لگاؤ باقی بیچ کر اس کے بدلے اور لے لو۔ (۲) پہلی مسجد بضرورت دوسرا مکان بشرطیکہ زمین کی قیمت دوسری پر لگائی

جاوے۔ جائز ہے۔ منافقوں کی مسجد مسجد الہیٰ نہ تھی۔ بلکہ شرارت تھی۔ اس جگہ کو پاخانہ بنایا گیا۔

(نورالدین)

چند سوالات کے جواب

(۱) جن اور شیطان کا لفظ قرآن شریف میں بہت معانی پر بولا گیا ہے۔ بعض قوموں کو بھی جن اور شیطان کہا گیا ہے بعض جرم (باریک کیڑے) کے لئے بھی جن کا لفظ بولا گیا ہے مثلاً طاعون ہیضہ وغیرہ کے جرم جو خوردبین سے دیکھے جاتے ہیں۔

بھوت اور چڑیل گو ہمارے ملک کے لفظ ہیں۔ مگر میں ان کے معانی کو نہیں جانتا۔ البتہ میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ بعض بیمار بیماری کے ظہور سے پیشتر بھیانک اور دہشتناک شکلیں خواب میں دیکھتے ہیں۔ پھر بیمار ہوتے ہیں۔ گویا ان ڈراونی شکلوں کا نقشہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے ہندوستان کے پرانے مذہب میں بھوت چڑیل کی شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ مثال کے لئے کابوس کے مریض پر غور کرو۔

(۲) جادو نام ہے سحر کا۔ سحر کے اقسام بہت ہیں۔ دلربا تقریر اور طب کے علم کو بھی سحر کہا گیا ہے۔ خوش تقریر خطیبوں کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ والوں نے ساحر کہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اکثر پیارے بندوں کو دنیا والوں نے ساحر کہا ہے چنانچہ ہمارے مرزا صاحب کو بھی لوگوں نے ساحر کہا۔ دقیق النظر ذہین آدمی کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ اور ان علوم سے لوگوں کو نقصان بھی پہونچ سکتا ہے

(۳) شیخوں کے بیٹے شیخ اور راجپوتوں کے بیٹے راجپوت۔ سیدوں کے سید ہوتے ہیں۔ اسکو تو شائد آپ مانتے ہی ہونگے بس آدم کا بیٹا آدم ہوا۔ چونکہ میں بھی آدم کا بیٹا ہوں اس لئے میں بھی آدم ہوں۔ مجکو تو اپنے شیطان کا فکر رہتا ہے۔ بعض ابلیس کی شراروں کو میں نے طبی دوکانوں میں دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کو آتشک کا مرض ہوتا ہے۔ جو آتش سے مشتق ہے سوزاک ہوتا ہے۔ جس میں سوز اور سوزش یا سوختگی موجود ہے غضبی بخار بھی لوگوں کو چڑہتا ہے۔ میں نے اپنے شیطان کو دیکھا بھی ہے۔ مجکو تو وہ آتش کا شرارا ہی نظر آیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ آپکا شیطان بھی کوئی آتش کا پرکالہ ہو۔ آپ لاحول اور استغفار سے کام لیں۔ اور اپنے آپکو شیطان کا جلوہ گاہ بنانے سے بچائیں۔

(۴) نبی کریم شفیع ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ولو انہم ... اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول۔ لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اسمیں صاف بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ گنہگاروں کیلئے اگر رسول بھی استغفار کرے تو معافی ملسکتی ہے۔ اور سورہ زخرف میں ہے۔ ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شہد بالحق وہم یعلمون یہاں صاف ظاہر ہے کہ شفیع وہ شخص ہے۔ جس نے حق کی گواہی دی اور مکہ والے اس کو جانتے ہیں۔ یعنی حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۵) مینے اوپر لکھا ہے۔ کہ آدم کا بیٹا آدم ہوتا ہے۔ آدم کو خدا تعالیٰ نے کچھ حکم کئے تھے۔ اور کچھ مناہی۔ مثلاً اسکن انت وزوجک الجنۃ اور ساتھ ہی لاتقربا فرما دیا تھا۔ اسطرح مجکو بھی کچھ اوامر اور نواہی فرمائے ہیں۔ جب میں نواہی کا ارتکاب کرتا ہوں۔ تو میری روح مقام آرام سے نکل جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص بادشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ اس بادشاہ کے آرام کے مقام میں نہیں رکھا جاتا۔ آدم کا جنت اسی دنیا میں تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قرآن شریف میں کہیں گناہ (جناح) کا لفظ آدم کی نسبت نہیں آیا۔ جناح اور جرم کے لفظ قرآن شریف میں آدم کی نسبت آجتک مجکو کہیں نظر نہیں آئے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ وہ پیغمبر تھے۔ مجکو ایسی بھی کوئی آیت معلوم نہیں جسمیں بیان فرمایا ہو۔ کہ آدم پیغمبر تھے۔

(اکبر شاہ خاں بحکم امیر المومنین)

المفتی ۲۱۹ متوفی عنہا زوجہا (بیوہ) کی دو عدتیں قرآن میں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ قل کل من عند اللہ۔

(۱) متوفی عنہا زوجہا غیر حاملہ اسکی عدۃ چار ماہ دس دن ہے اور اسکے لئے وصیت ہو کہ سال تک خود نہ نکالنا سورۃ بقرہ

(۲) بیوہ حاملہ اسکی عدت وضع حمل ہے۔ گو اسیدن بچہ جن دے جسدن خاوند مرا یا چند روز چار ماہ دس روز کے اندر یا فرض کرو۔ خاوند مرنے سے نو ماہ دس ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو جب پیدا ہو تب ہی عدت پوری ہوگی یہ سورۃ طلاق کا حکم ہے۔

وکل من عند اللہ۔ فمال ہؤلاء القوم لایکادون یفقہون حدیثا۔

مطلق مطلقہ کی تین عدۃ ہیں۔

(۱) اول جنکو حیض آتا ہے۔ انکے لئے ثلثۃ قروء کا حکم ہے۔

(۲) جنکو حیض نہیں آتی آئی ہی نہیں یا بوڑہی ہو گئیں حیض آنا موقوف ہوگیا انکے لئے تین ماہ سورۃ بقرہ۔

(۳) حاملہ مطلقہ اسکی عدۃ وضع حمل سورۃ طلاق واقول قل کل من عند اللہ ... ان آیات کریمہ کا بیان تعامل اور احادیث صحیحہ میں بہت ہی بسیط آچکا ہے۔ مگر آپ کیلئے یہ مفید ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا شغل بغرض عمل ضرور رکھو بڑی مقدس کتاب ہے۔ (نورالدین)

البدر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء

ایک ضروری التماس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ہر ایک اور قریہ میں بموجب آیۃ کریمہ وان من امۃ الّا خلا فیہا نذیر - وقتاً فوقتاً مصلحان قوم آتے رہے اور اپنے اپنے وقت پر ضرورت زمانہ کے مطابق اصلاح فرماتے رہے - ان میں سے افضل البشر ہمارے پیارے آقا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے - جنہوں نے ایک مکمل قانون دنیا کو اللہ سے پاکر دیا - جسکا نام کہ قرآن مجید ہے اور جس پر قدم مارنے سے انسان سچا مسلم بن جاتا ہے - اور بموجب کلمہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - اللہ اسکا حافظ و ناصر بن جاتا ہے - اس قانون الٰہی نے ہر ایک قسم کے روحانی اور جسمانی خرابیوں کی جنمیں کہ انسان کسی وقت گرفتار ہو سکتا ہے اصلاح کی ہے - اور سب کے لئے علیحدہ علیحدہ علاج بتایا ہے - اگر انسان نے ماں - بہن - بیٹی - پھوپھی وغیرہ رشتوں کی حرمت کی پرواہ نہ کی - اور اپنے آپکو مختلف روحانی - اخلاقی اور جسمانی تکالیف کا مورد بنایا تو اس نے یہ کہ کر - کہ لا تنکحوا ما نکح آباء کم من النساء الّا ما قد سلف انہ کان فاحشۃً ومقتاً وساء سبیلا - حرمت علیکم امہاتکم - وبناتکم واخواتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت الخ - اسکا علاج فرمایا - اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے اس علت کو اڑا دیا - اور اسطرح سے اُن خرابیوں کو جو اِن قریبی رشتوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہیں - اور جو کہ آجکل کی علم طب نے مضر صحت ثابت کر دی ہیں - دور کر دیا - پھر اگر کثرت ازدواج کی کوئی انتہا نہ دیکھی - اور ایک ایک آدمی نے سینکڑوں بیویاں رکھنی شروع کیں تو اسکی بھی اصلاح کی اور طاقت انسانی کو مدنظر رکھکر اور ضروریات بقاء انسانی کو خیال کر کے ایک حد بندی مقرر کر دی اور حکم دیدیا کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث ورباع وان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃً - عورتوں میں سے دو یا تین یا چار تک بیویاں نکاح کر لو - لیکن اگر خوف ہو کہ اُنکے حقوق برابر نہ ادا کر سکو گے تو پھر ایک سے زیادہ نہ کرو - کیونکہ اللہ تعالےٰ ظلم کو پسند نہیں فرماتا - اور نہیں چاہتا - کہ دو بیویاں تو کر لو - لیکن ایک کو بالکل پس پشت ڈالدو - اسی طرح جب دیکھا - کہ خود تراشیدہ بتوں کی پوجا کر کے انسان حیوانیت سے بھی گرا جاتا ہے - تو پکار کر کہا - یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون - کہ یہ تو تمہارے خود تراشیدہ بت ہیں - ان کی پوجا کیوں کرتے ہو - پوجا کرنے اور پرستش کرنے کے لائق وہی ذات پاک ہے جو کہ اب تمہارا اور اُن سب لوگوں کا جو تم سے پہلے گذرے ہیں - یعنی ساری دنیا کا خالق ہے - غرضیکہ اسی طرح کوئی پہلو دنیاوی زندگی کی ضروریات کا ایسا نہیں چھوڑا جسکی کہ اسلام نے اصلاح نہیں فرمائی - جسے اگر مختصر بیان بھی کیا جاوے تو بہت لمبا مضمون ہو جاتا ہے - اس لئے میں آگے صرف اُسی اصلاح کا ذکر کرونگا - جو کہ خاص میرے اس مضمون کے متعلق ہے -

دنیا میں دو ہی سلسلے نظر آتے ہیں - ایک جسمانی اور ایک روحانی - اس لئے بادشاہتیں بھی دو ہی قسم کی ہوتی ہیں ایک روحانی اور ایک جسمانی - روحانی بادشاہت کے ماتحت معرفت صفات باریتعالے انسان کو بہت سے ایسے رستوں سے جس پہ چلنے سے کہ اسے خود دُکھ پہنچے یا وہ دوسروں کی لئے دُکھ کا موجب ہو - بچا دیتی ہے مگر وہ جو اس حکومت سے بہرہ ور نہیں ہوتے - اور جن سے اسطرح ڈر ہوتا ہے - کہ اگر وہ یوں ہی آزاد چھوڑ دیئے جاویں تو کیا اپنے لئے اور کیا باقی دنیا کے لئے دُکھ کا موجب ہونگے - اور جو کہ باطنی طاقت الٰہی کو نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ظاہری سلطنتیں بنائی ہیں - جنکو کہ اسی لئے ظل اللہ کہا جاتا ہے - وہ روحانی سلطنت میں خوف و محبت الٰہی جو کہ ایک عارف باللہ کو ایک تاریک کونہ میں گناہ سے بچانے کے لئے کافی ہوتی ہے اگرچہ ایسے سلطنتوں میں وہ اس درجہ تک تو موجود نہیں ہوتی - لیکن پھر بھی بہت سے شرارتوں سے دنیا اِن ظاہری سلطنتوں کی وجہ سے محفوظ رہتی ہے - اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان سلطنتوں کی بہت تعظیم اور تکریم کی ہے اور جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کا ذکر کیا ہے - وہاں ہی ان ظاہری بادشاہوں کی متابعت کا بھی ذکر کیا ہے - صاحب حکم یا حاکم بنانا یہ فضل الٰہی ہے - کیونکہ اللہ اعلم و خبیر و قادر مطلق ہے - اور قرآن کریم میں فرماتا ہے - مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتعز وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر - وہ خوب جانتا ہے - کہ کس ہاتھ میں اتنی مخلوق الٰہی کی باگ حکومت دینی واجب ہے - اس لئے وہ جو ہم پر حاکم یا... بادشاہ مقرر ہوتے ہیں - وہ وہی ہوتے ہیں - جنکا طرز حکومت ایسا ہوتا ہے - جو کہ اسوقت کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مناسب حال ہوتا ہے - اس لئے اگر انسان جیسا کہ ہر ایک پسند کرتا ہے تا سکھ کا خواہاں ہے - تو لازم ہے - کہ وہ اُنکی تابعداری اور خیر خواہی کرے

ایک بادشاہت کے بجائے دوسری بادشاہت کے قایم ہونیمیں یہ راز ہوتا ہے - کہ وہ بادشاہ جس سے سلطنت چھینی جا رہی ہے - اسکی طرز حکومت زمانہ کے ضروریات کے مطابق نہیں ہوتی - اور اسطرح سے وہ ایک طرح ظالم ہو جاتا ہے - اور اللہ جو اپنی مخلوق کا رحمٰن خدا ہے - پسند نہیں کرتا کہ اسکی مخلوق پر کسی قسم کا ظلم ہو سامان ہی ایسے کر دیتا ہے - کہ وہ بادشاہت خود بخود صفحہ دنیا سے مٹ جاتی ہے یہ فضل الٰہی ہے - انسان کو اسمیں بالکل دخل نہیں - اس لئے وہ انسان جو کہ دیدہ دانستہ امن اور چین میں رہتا ہے جیسا کہ ہم آجکل ہیں کسی اپنی سلطنت کی تباہی کا خیال کرتا ہے - تو وہ اللہ تعالےٰ کے کام کو اپنے ذمے ڈالنا چاہتا ہے اور اسطرح سے اللہ تعالےٰ سے ایک جنگ شروع کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دُکھ اٹھاتا ہے اور ناکام مرتا ہے -

اسلام میں اللہ تعالےٰ نے بغیر کسی شرط کے بادشاہ وقت کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے - اور اس حکم سے پہلے اللہ اور رسول کی متابعت کا حکم دیکر جو کہ تکلیف میں مصیبت میں ہر رنگ میں انسان پر فرض ہے - اور بغیر کسی حیل و حجت کے انسان کو کرنی لازم ہے یہ صاف بتا دیا ہے - کہ کس رنگ میں حاکم وقت کی متابعت کرنی چاہئے - یہ کہ وہ بادشاہ کیسا ہے - اور آیا اس قابل ہے کہ بادشاہ رہے یا نہ رہے یہ سب اللہ کے سپرد کرنا چاہئے - وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس قابل ہے - اور کون نہیں - کیونکہ اطاعت بادشاہ کا حکم بالکل صاف ہے - اور اطاعت حاکمانِ وقت اور بغاوت دو ایسی متضاد حالتیں ہیں کہ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اسلئے وہ جو کہ بادشاہ وقت کے مارنے یا نکالنے کے فکر میں لگ جاتا ہے - بھلا اسکی فرمانبرداری کب کر سکتا ہے - اور اللہ اُسکے سکھ کا ذمہ وار نہیں رہتا - بلکہ اسکو دُکھ پہنچاتا ہے - وہ بادشاہ کیا لڑائی کرے کے اللہ کے ساتھ لڑائی شروع کرتا ہے - نتیجہ اُسکا ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے - اور ہم تو آجکل اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں -

چاہئے کہ ہم سب مسلمان اور ہمارے اہل ہنود بھائی اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ کے اس حکم کی کہ حاکم وقت کی اطاعت کرو قدر کریں - اور آپ کی متابعت

16

ہی عملاً ثابت کر کے دکھائیں۔ کہ ہم سچے خیر خواہ سرکار ہیں۔

ہمارے حضرت امام وقت مجدد زمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات پڑھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ نے دنیا کے لوگوں کو جب دنیا کی طرف گرا ہوا دیکھا۔ تو اسکا علاج یہ کیا۔ کہ ایک سلسلہ ایسا قایم کیا جسمیں کہ صرف وہ ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ جو یہ اقرار کریں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے۔ جسکا نتیجہ ضروری طور پر یہہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے انسان اللہ تعالےٰ کے ان احکام کی جو قرآن میں موجود ہیں۔ زیادہ تعظیم و تکریم کریں اور اُنپر عمل کریں۔ اور اسلام کی تعلیم کے ہر ایک پہلو کا مطالعہ کریں اور اسکو پریکٹیکل رنگ دیں۔ چنانچہ یہ گروہ بفضل خدا اس طرز میں بہت حد تک کامیاب ہے۔ پھر آپ نے توحید کے شفاف چشمہ کو جو تیرہ سو سال گذرے اسلام لایا تہا۔ اور اسوقت بہت کثرت سے دنیا میں ایک گری ہوئی حالت میں موجود تہا۔ سب غلاظتوں اور میلوں سے جو دنیاداروں نے اسمیں پیدا کر دی تہیں صاف کر کے صراحت سے پیش کیا۔ اور تثلیث کے عقیدہ کو غلط ثابت کیا۔

جہاں انہوں نے اسطرح سے بہت سے قرآن کے احکام کی تجدید فرمائی۔ وہاں اپنی ہر ایک تصنیف میں اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ہندوستان کے باشندوں پر گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے بڑے بڑے احسان ہیں اس لئے بموجب حکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ہم سب رعایا کو اس گورنمنٹ کی بہت ہی سچی خیر خواہی قولی اور فعلی رنگ میں کرنی واجب ہے۔ اور یہہ امر کہ انکی اطاعت کریں یہہ تو ہر حالت میں حکم الٰہی کے ماتحت لازم اور ضروری ہے۔

اللہ کے بندے دنیا میں کچھ حکمت عملیاں کیلئے نہیں آتے۔ لوگ تو بہلا بدظنی سے کام لیسکتے ہیں۔ مگر میں احمدیوں کو خطاب کر کے عرض کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے تو حضرت کی پاک صحبت میں رہکر آپکا خوب مطالعہ کیا آج کیا اُنمیں سے کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ آپ دکھاوے کے لئے کرتے تھے۔ ہرگز نہیں۔

ایک خدا پر سچا ایمان اور عرفان رکھنے والے انسان کو جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ہمارے حضرت آقا تھے انسان کی اور انسانی حکومتوں کی پرواہ ہی کیا ہوتی ہے

ہمارے پیارے بھائی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم و مغفور شہید نے اپنے ایمان کو نہ چھپایا پر نہ چھپایا اگرچہ ایک مسلمان بادشاہ کے سامنے جان دے دی۔ تو جس شخص کے کہ ایسے صاف باطن خادم ہوں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ خود کیسا ہونا چاہیئے۔ درخت اپنے پہلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ایسے انسان سے توقع حکمت عملی ایک حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

غرضیکہ ہمارے مولا حضرت مسیح موعود رحمۃ اللہ علیہ نے جب اللہ کے اس انعام کو جو برٹش گورنمنٹ کی حکومت اس ملک کو عطا کر کے اللہ تعالےٰ نے ہندوستان پر کیا ہوا ہے محسوس کیا۔ اور ساتہہ ہی اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اپنی فراست سے بیماری بغاوت کو دیکھا تو جہاں اور اصلاحیں کیں وہاں ہمدردی بنی نوع انسان نے آپکو مجبور کیا کہ اس ملک میں امن اور چین اور سکہہ کو جو برٹش گورنمنٹ کی وجہ سے انہیں ملا ہے۔ قایم رکھنے کیلئے اس بات پر زور دیں کہ اس ملک کے لوگ گورنمنٹ عالیہ کی سچی خیر خواہی اور وفاداری کریں۔ اسکے لئے آپ نے اپنی کتابوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے مختلف برکات کو کئی دفعہ گنا اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کے ذریعہ اپنی جماعت کو اور عام ہندوؤں اور مسلمانوں کو سرکشی اور بغاوت سے تنبیہ کیا۔

آپکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح آپکے مبارک نقش قدم پر چلکر ہر موقعہ پر ایسی تحریکیں اپنے وعظوں اور خطبوں اور تحریروں میں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سب احمدی بھی لوگوں کو سرکار کی خیر خواہی کیطرف عملاً متوجہ کریں۔

بدقسمتی سے آجکل ایک گروہ سرکش ہندوستان میں ایسا موجود ہو گیا ہے۔ جو کہ اس درخت کو جسکا کہ وہ پہل کہا رہا ہے۔ خود جڑ سے کاٹنا چاہتا ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے نیک اور محنتی حکام کی جانوں کو جو ہماری ہر طرح کی حفاظت کرتے رہتے ہیں مختلف ذرائع سے خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ اسپر بھی گورنمنٹ حوصلہ اور صبر سے کام لے رہی ہے اس لئے اب میرے خیال میں وہ وقت آگیا ہے جسکی پیش بندی کہ ہمارا امام مرحوم و مغفور تیس سال پہلے سے کر رہا تھا۔ اور ضروری ہے کہ ہم سب احمدی عملاً اپنے امام کے اس حکم کی پیروی کریں اور اس فتنہ کو روکنے کی کوشش کریں۔

گورنمنٹ کے ہندوستان پر بہت احسان ہیں اُن احسانوں کو وہ لوگ جو کہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہی پیدا ہوئے اور اسکا اور اسکا ہی نمک کہا کر بڑے ہوئے اچھی طرح سے خیال میں نہیں لاسکتے۔ ہاں اگر کسی نے اچھی طرح سے معلوم کرنے ہوں۔ تو وہ سو سال پیچھے چلا جاوے۔ اور اسوقت کے

ہندوستان کا آج کے ہندوستان سے مقابلہ کرے تو پھر شاید ہے کہ اُسکو کچھ ہوش آجاوے یا کچھ کچھ سرحد پار کابل اور ایران یا تبت میں جاکر وہاں کے موجودہ حالات کا ہندوستان کے موجودہ حالات سے مقابلہ کرے تب قدر معلوم ہو۔ یا وہ جنکے دماغ میں سوراج کا کیڑا بدقسمتی سے پل رہا ہے۔ حال میں ہی ہندوستان کی ایفارمڈ سوراجی حکومتوں یعنے ریاستوں کے حالات کا مقابلہ گورنمنٹ کے ممالک کے ساتہہ کرے تو معلوم کریگا۔ کہ کیا کیا احسانات اس علول گورنمنٹ کے اس ملک پر ہیں۔ ریلیں۔ ڈاکخانہ۔ تار۔ پولیس۔ تعلیم۔ نہریں۔ کارخانے اور سب سے زیادہ مذہبی آزادی کچھ تہوڑی برکتیں نہیں۔ جن کے لئے کہ ہندوستان انگریزوں کا ممنون احسان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سب کیا ہندو کیا مسلمان اور خاصکر احمدی بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہی کیلئے اور بہبودی کے لئے دعائیں کریں۔ اور قولی اور فعلی خدا سے توفیق مانگ کر اس محسن گورنمنٹ کی کریں۔ اور زبان۔ مال و جان سے گورنمنٹ کے اس احسان کا جو اس نے ہندوستان پر کیا ہے شکریہ ادا کریں ایسے وقت خیر خواہ اور بدخواہ کی شناخت کیلئے ہی ہوتی ہیں ورنہ جیسا اوپر ذکر کیا ہے۔ حکومت کسی کو اللہ کے فضل سے جب وہ قوم اس کے لایق ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک اللہ اپنی مخلوق کے لئے ایسی قوم کو بہتر حاکم متصور فرماتا ہے۔ تب تک خود اُسکا حافظ و ناصر رہتا ہے۔ اسلئے اصل مدد تو خدا کی ہی کسی سلطنت کے قیام کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اور رعیت کی مدد کی گورنمنٹ محتاج نہیں ہوتی۔ لیکن وہ خواہ محتاج ہو خواہ نہ ہو۔ ایسی قوم کیلئے جو کہ اعلیٰ اخلاق پر قدم مارنے کی مدعی ہو جیسا کہ احمدی قوم ہے ضروری ہے۔ کہ ملکی ہمدردی۔ پڑوسیوں اور ہم وطنوں کی بہتری اور سلطنت کے احسانات کا احساس اسے مجبور کرے۔ کہ وہ گورنمنٹ کی دل سے سچی وفاداری کرے اور اپنے ہموطنوں کو ہر رنگ میں باغیانہ خیالات سے بچانے کی کوشش کرے۔

آخر میں ملک کے بہی خواہان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے خود غرضیوں کو بالائے طاق رکہکر کچھ وقت کیلئے ضرور اہل ہند کی خیر خواہی کیطرف متوجہ ہوں۔ اور وہ اسی میں ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کا سایہ انکے سر پر رہے تا وہ بیرونی و اندرونی حملوں سے انکو امن میں رکھے اور اُن ترقیات سے جو کہ امن کا نتیجہ ہوتی ہیں ملک کو بہرہ ور کرے۔ اور وہ اسطرح ہو سکتا ہے کہ ہم سب اہل ہند اور اگر وہ نہ کریں تو کم از کم ہم سب احمدی گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کو ہر وقت مدنظر رکھیں۔ اور لوگوں کو اپنے اس مدعا میں اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور عام طور پر اس فرض کو جو کہ لوگوں کے ذمہ گورنمنٹ کے اعلیٰ سلوک کے عوض میں ہے پورا کریں۔ اور ان نقصانات کو جو کہ باغیانہ خیالات کی اشاعت کو ہندوستان کو خدانخواستہ پہنچنے والے ہیں۔ ناواقف لوگوں کو مطلع کریں اور باغیوں کے اصل مدعا کا انکشاف لوگوں پر کر دیں اور سمجھا دیں کہ وہ کیا تباہی کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں اپنا ایک اہم فرض کی ادائیگی سے جو کہ آجکل ہمارے ذمہ ہے۔ ہم سبکدوش ہو جاویں۔ اور ضرور ہے کہ اسکے لئے ہم دعاؤں سے اللہ سے توفیق طلب کریں؛

منشی وحید الدین عیسائی - شیخ رحیم بخش نومسلم

بابو وارث الدین کے مکان پر بلب تحصیلدار صاحب

منجملہ عجیب بات چیت ان کو سوالوں کا جواب

یکم نومبر ۱۹۰۹ء کو میں اور منشی مذکور بموجب چند اشخاص کی رائے پاس کرنے اور زور دینے کے بابو مذکور کے مکان پر اس غرض کو گئے - کہ مذہبی بات چیت عیسائیت اور اسلام کے بارے میں پبلک میں ہو - تاکہ سامعین اصلی راہ کو جو شاہ راہ اور حقیقی نجات ہے - تمام محسوس کریں اور اپنے عیبوں میں ہمیشہ کا آرام جانتے ہوئے سست کی آگیا - اور آسرت کا باعث کرنے کا سمجھاؤ پریم بھرے اپدیش سے کھلے طور پر زندہ نشانوں - زندہ تعلیم زندہ رسولؐ میں (اسلام اور بانی اسلام کی پاک تعلیم میں) چمکتے ہوئے چہرے سے جلوہ گر دیکھیں - اور ان کی آتما پوتر آتما سے جو روح القدس آسمانی طاقت دین خدا کی بخشش جو لازوال خدا سے ہر زمانہ کے لئے مومنوں کو خاص حصہ میں وراثت کے طور پر دی جاتی ہے اور کہ جو خاص مخلصوں کا حصہ ہے - حاصل کرنے کا مقدور یہ اندھیرے کے فرزند محسوس کرتے ہوئے اور ہمیشہ کے لئے پا جانے کا سبب ہو جاویں - ہاں اپنی روشنی سے باز آویں القادر کے ہو جاویں - اور اپنی موجودہ زندگی میں الحق کی معموری سے وہ معموری حاصل کرنے کا سبھاؤ حاصل کریں - جو اصلی زندگی آسمانی راحت - ہمیشہ کا سکھ - سدا کا آنند - اننت جیون - حیات ابدی ہمیشہ کی زندگی - جو ہر نفس کو درکار ہے پالیں - جو کہ توبہ کرنے ایمان لانے - خدا کے ہونے - پوتر بننے - زنگ مٹنے - گند دھونے - ان پرانی انسانیت کو اتار پھینکنے - نئی حاصل کرنے - مردہ حالت کو چھوڑنے - تازہ پہننے لباس لوڑھنے - زندہ ہونے - زندہ خدا تعالیٰ زندہ رسول - زندہ الہام - زندہ نور لینے کا مقدور پا جاویں آسمانی طائر ہوں - زمین کو چھوڑیں - عروج آسمانی کریں - زمین نفسانی - دنیوی شیطانی - حرکات سے کافور ہونے کا تدارک ہمیشہ کے لئے اس ابدی ازلی - لازوال - یکتا لامبدل خداتعالیٰ غیور سے اس رحم کے وسیلے جو خوبی رحیم و کریم سے ہے - جانتے ہوئے لائق طور پر سلح حاصل کریں تاکہ مع گھرانوں بچوں کے سدا کا آنند ہمیشہ کی زندگی - حیات ابدی - اننت جیون - سدا کا سکھ - آرام و چین - جو جہان سے باہر ہے انعام میں پا جاویں اور ان کی روح یہاں سے ہی بہشتی زندگی شروع دیکھے - یہ اسی خدا واحد برحق کی پرستاری اور اس کے فارقلیط - محمد احمدؐ تمام انبیاء کے جامع اور خاتمہ ہے جو سچا وفادار - منجی برحق - روح حق ہے اسی سے دستیاب ہو سکتی ہے کیونکہ وہی حقیقی شافعی - کامل شعار ہے اور اس کی شفاعت اور شفاعت یہاں سے ہی مل جاتی اور سارٹیفکیٹ دلوا دیتی ہے کیونکہ وہ پاک لباس دیتا اور پہناتا - ملاپ کراتا اور وارث ٹھہراتا ہے -

اے طالبان صداقت حقیقی عارف تو آ - اور اس چشمہ سے پی - تو اور تیرا سب گھرانا بچ جاوے گا - کیونکہ اس کو جو پیارا ملن میں پیارا ہے یہ مقدور دیا گیا ہے - زندگی کا تاج اسی سے ہے - آ اور زندگی حاصل کر - تو تو جیئیگا -

میں تم سے سچ کہتا ہوں جو توبہ کرتا - ایمان لاتا ہے اس کو وفادار پاتا ہے کیونکہ قادر اور لازوال خدا نے اس کو اس لائق ٹھہرایا اور زمین و آسمان کو اسی کی خاطر سے پیدا کیا ہے -

اب ہر ایک اس کی ماننا - قبول کرنا اور اس کے نام سے خدا کی اوپاسنا کر گھٹنوں کے بل گرنا - رونا - گڑگڑانا - آہیں بھرنا عجز کرنا - اور برکتوں کو سے لینے کا وسیلہ بن جاتا ہے -

اے کنگال تو بھی آ - کیونکہ تیرا بھلا ہوگا اور دیکھ تو مالا مال ہو جائیگا اے روسی - او مجوسی - رومی - یونانی - ہندی - چینی - سناتنی اور سماجی - وپاندی - من لانے برہمو - دیو سماجی - سکھ - شنکر ہیوی اور پر بھی - عیسائی - سبھوں مترو مسلمانوں بھائیو آ جاؤ - اب کچھ تیار ہے -

اے بھائیو آؤ - زندگی کے چشمہ سے پانی پیو وہ صادق اور امین بلاتا اور مفت دیتا ہے - اے پیارو تم کیوں ہوئے پڑے اور بھٹکتے پھرتے ہو - آؤ اور آب حیات مفت لو - تم سب اس کے ہو جاؤ - اس کو پوجو اور تن من دھن سے زندہ خدا کے پوجنے والے بن جاؤ - کیونکہ یہی حق و واجب ہے - اس میں دل لگاؤ - تمہارا جپ ہمیشہ کے لئے آنند ہو جاوے گا اس کی پوجا - اوپاسنا اور عبادت سچے دل سے کھلے اور چھپے کرو سجدہ - حمد - تمجید - ثنا - اور تعریف اسی کو واجب ہے - یہاں کرشن اور یسوع مسیح سر رکھتے - برکت پاتے - حاصل کرتے لہلہاتے شاداب نظر آتے اور اپنے ساتھیوں شاگردوں - چیلوں کو حکم کرتے تھے - انہوں نے ایک ہی لامبدل خدا کو پوجا اور زندگی گزارتے ہوئے بتایا اور ثبوت دیا ہے اور ان کی بشارت کامل رسول کے لئے ہمیشہ سے لکھی ہوئی جو آج کے دنوں تک الہامی کتابوں میں موجود چلی آتی ہے اور یہ کام قادر خدا نے کیا اور اسی پاک تعلیم کے اندر کھلے کھلے طور کر رکھا ہے اب کون ہے جو ان کا انکار کر سکے - اس نام اور خاص کلام پر جملہ رسولوں کا ایمان تھا اور ہر زمانہ میں بیان کیا جاتا تھا - جو اب تک کروڑوں ہاتھوں اور ان گنت سینوں سے سرزد ہو رہا ہے -

اور یہ کوئی ناممکن امر نہیں - بلکہ ممکن اور لابدی ہے - کیونکہ یہ خداتعالیٰ کا اصلی حکم اور دلی منشا رہا اور ہے بھی - کیونکہ یہ حقیقی دانش اور سچی دانائی ہے - جو سب کو درکار ہے -

پس یاد رکھو کہ اسی کے وسیلے نجات ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے پاک قدموں پر ہماری جانیں ہیں - تمام حمد اسی سچے واحد خدا کے لئے ہو جو کبھی نہیں بدلتا اور وعدوں کا وفادار اور کامل صادق ہے اسی کی ہمیشہ جے ہووے اور وہی جلال پاوے - آمین -

(اب ساقوں کی روشنی کو کون روک سکتا ہے)

بعد ازاں اے پیارے

معزز ناظرین! آپ کو معلوم ہو کہ یہ وہی بابو وارث الدین صاحب ہیں جو ڈاکٹر کلارک صاحب ڈپٹی عبداللہ آتھم اور باقی صاحبان کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مقابل عیسائی سوسائٹی کی جانب سے امرتسر مباحثہ کے وقت موجود ہو کر اسی موقعہ پر جانفشانی سے کام انجام دہ اور اپنی ساری سر توڑ کوششوں سے لگے ہوئے نظر آتے تھے -

پس میں بابو وارث الدین عیسائی کے در دولت پر اسی غرض اور منشا کے لئے در اصل گیا تھا کہ دینی گفتگو بھائیوں کے فائدہ کے لئے کی جاوے -

چنانچہ میں باہر کھڑا رہا اور منشی وحید الدین میرے دوست اندر براجمان ہوئے - خبر دی کہ ایک نوجوان آپ کو ملنے اور ملاقات کرنے اور خاص کر دینی بات چیت کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور کہ ہمتوں کا اور میرا دلی منشا یہی ہے کہ یہ بڑا کام جس کے لئے آپ وقف میں خدا کے لئے ہووے - اور کہ اس سے حظ اٹھاویں - حق ظاہر ہو - خداوند یسوع سرفراز ہو اور جلال پاوے - انہوں نے خوشی خوشی مجھے طلب کیا اور محبت سے ملنا چاہا -

پس میرے دوست نے مجھے خوشی سے پکارا اور للکارتے ہوئے اندر آنے کو کہا

تیں - خوشی کی آواز پریم کے لہجے کو پاتے ہوئے اندر گیا - صحن سے برآمدہ - برآمدے سے کمرے میں ہوا - سلام پریم سے کہا -

حاضرین - سلام سلام - آئیے آئیے جناب مولوی قادیانی صاحب بابو وارث الدین - نے سلام کا جواب ہنستی جبلت سے دیا - اور انٹروڈیوس کیا اور پریم صورتی سے اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا کرسیوں کی طرف اشارہ زبان و حرکات سے کیا -

میں نے ان کی ملنساری نیک خلقی سے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسی فرش پر جس پر آپ کی نشست و برخاست میں کرسیوں سے زیادہ پسند کرتا اور اسے ترجیح دیتا ہوں -

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

17

محرّم کی نظم

کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانیوالے

ماخوذ از رسالہ تحقیق واقعات کربلا جس میں از روئے روایات کتب شیعہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعہ بارہ اماموں میں سے کسی سے وفا نہیں کی اور یہ کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ بھی شیعہ تھے۔

عیب اوروں کے اماموں کو لگانیوالے ۔ اپنوں کی کوئی صداقت نہ دکھانیوالے
مصحف پاک میں تحریف بتانے والے ۔ دین کامل میں بہت نقص بتانیوالے
مان کر یہ کہ محمدؐ میں مزکّی کامل ۔ ان کے یاروں کو کوئی عیب لگانیوالے
تین کا نام نہ لیں چار میں تفریق کریں ۔ پانچ سے بارہ کے اعداد بنانیوالے
منہ سے دعوے کہ ہمیں آل عبا کے ہیں محب ۔ امتحانوں میں مگر لغزشیں کھانیوالے
کی وفا شیر خداؓ سے نہ حسنؓ سے ایفا ۔ کیسے شیعہ تھے اماموں کے زمانیوالے
کیا ستم ہے کہ ستم آپ ہی ڈھانیوالے ۔ واحسینا کا بہت شور مچانیوالے
خط پہ خط حضرت شبیرؓ کو کر کے تحریر ۔ یہی شیعہ تھے انہیں کوفے بلانیوالے
ہاتھ دے ہاتھ میں مسلم کے ہزاروں کوفی ۔ بھگ گئے آپ ہی پھر کر کے ہٹانے والے
بے کسی تاب شبیر کی سوچو تو سہی ۔ بلوہ کرنے لگے بلوائے بلانے والے
ہوگئے اہل جفا جن سے تھی امید وفا ۔ نام لیوا ہی ہوئے نام مٹانیوالے
کر دیا اپنے ہی مہر از دوں نے رسوائے جہاں ۔ دشمن جان ہوئے جان لڑانیوالے
شکوۂ جور عدو و شیوۂ مرغوب نہیں ۔ شکوہ پیاروں سے کرتے ہیں زمانیوالے
میہمان کر کے نواسے کو نبیؐ کے افسوس ۔ موت کے گھاٹ سے [illegible] کے پلانیوالے

شیعۂ آل نبی تھے وہ کوئی اور نہ تھا ۔ پیاس مظلوموں کی خنجر سے بجھانیوالے

ان میں تیرہ دروں سے مجھے معلوم نہ تھا ۔ شمع انوار نبوت کے بجھانے والے
مدعیان فدک ہی ہے کوئی اور نہ تھا ۔ ان میں زہراؓ کی کمائی کو لٹانیوالے
شکر صد شکر کہ خود مورد الزام ہوئے ۔ ان ناحق کی حقیقت کو چھپانیوالے
حق پسندوں کو بشارت یہ سنا دو خادم ۔ اندھے ہوتے ہیں یہاں حق کے دکھانیوالے

خادم بھیروی

جماعت بنگہ بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت بہت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ بنگہ میں پیر لیکچر کے علاوہ شیخ یعقوب علی صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کے لیکچر بھی ہو چکے ہیں اور مولوی اللہ دتا صاحب کے لیکچر بھی ہوئے ہیں۔ ان باتوں کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوتی ہے کہ وہاں کی انجمن نے میاں صاحب غلام نبی ان کو اپنا محاسب بنایا ہے۔ جو کہ بڑی مستعدی اور کوشش کے ساتھ فراہمی چندہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔ امید ہے کہ وہاں کی جماعت ان کی قدر افزائی کرکے ان کا حوصلہ بڑھائے گی۔ جو فی سبیل اللہ کام کرنے والے کو کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہی نہیں۔

مستعمل ٹکٹ ہمارے پاس امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

بدر خواتین

تربیت اولاد

وسیلہ نجات کا نیک اولاد مانگنا ہے۔ اولاد اس طرح مانگنی چاہئے جس طرح حضرت زکریاؑ نے بیٹا مانگا تھی۔ یعنی انہوں نے کہا۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا و انی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقرا فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا۔ نہ تھے تیرے پکارتے میں اے رب میرے بے نصیب تحقیق میں اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اور عورت میری بانجھ ہے اور بخش تو میرے واسطے بیٹا تاکہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوبؑ کا کر دے اس کو اے میرے رب پسندیدہ سو یہ خوشی دل میں نہ لانی چاہئے کہ ہمارے اولاد ہوگی ... بلکہ دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ اولاد کس سبب سے اور کس کام کے واسطے مانگنی چاہئے۔ صرف اس لئے نہیں کہ خاوند یا سسرال والے اولاد والی عورت کی قدر کرتے ہیں یا عورتوں میں اولاد والی عورت بہت قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے بلکہ اولاد کی آرزو دین و دنیا کے سنورنے کے لئے کرنی چاہئے اگر اولاد صالح ہوگی تو آخرت میں بھی مفید ہوگی اور دنیا میں تو بہت ہی فائدہ بخش ہوگی کوئی بھی ضروری نہیں کہ لڑکے ہی اچھے ہوتے ہیں۔ لڑکیاں میرے خیال میں تو اس سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں بعض ایسے مواقع آ پڑے ہیں کہ بیٹیوں نے جان پر کھیل کر اپنے والدین کو راحت پہونچائی ہے۔ تو خیر میں ... اولاد مانگنی چاہئے۔ مگر دینی ضرورتوں کے لئے ہمارے حضرت مولانا سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اپنے ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون کو خدا کے حکم کے ماتحت رکھو اور اپنے تئیں مولا کریم کی خاطر قربان کر دو یعنی دیکھنا چاہئے کہ ہمارے روپوں یا جائدادوں کا کون وارث ہوگا اگر بیٹا نہ ہوا تو کیونکہ دین ہو تو دنیا بھی مل جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا انسان ہو جاوے تو انسان کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اولاد محض نیک کاموں کے واسطے مانگنی چاہئے اور پھر ان کی غور پرداخت جس طرح جسمانی کی جاتی ہے اسی طرح روحانی تربیت کی جانب زیادہ توجہ سے کام لینا چاہئے جسمانی بیماری کا تو مائیں نہایت ہی توجہ سے نوٹس لیتی ہیں۔ مگر افسوس کہ روحانی علاج کی طرف سے لاپرواہی کی جاتی ہے یعنی نماز نہ پڑھیں جھوٹ بولیں کسی غریب عاجز کو بچہ مار دے تو عمداً چشم پوشی کی جاتی ہے قال اللہ و قال الرسول کی طرف سے اس قدر بے پرواہی کا ......

.... بچوں کے اخلاق آئندہ پر نہایت بدنما اثر پڑتا ہو اگر اسی طرح لاپرواہی کی جاوے گی تو اس کی جوابدہی ماؤں کے ذمہ ہے مانا کہ بعض بچے طبیعت کے ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں مگر آخر مائیں کس واسطے ہیں صرف دودھ پلانا تو حیوان بھی جانتے ہیں اور کئی حیوان ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی حفاظت انسان سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ مگر انسان اشرف المخلوقات ہے، چاہئے کہ اپنی عقل کو عمدہ طور سے برتے اور اپنے پیارے نونہالوں میں گودڑی میں روحانی سنوار کی روح پھونکدے۔ کون ایسی غافل ہیں ہے کہ بچے کو اگر باہر بھیجنا ہو تو اسے اس طرح غلیظ اور میلا ہی بھیجدے۔ نہیں بلکہ نہلا دھلا کر عمدہ لباس پہنا کر بھیجے گی۔ محض اس لئے کہ لوگ نہ کہیں ...... کیسی بیوقوف عورت ہے کہ بچے کی صفائی اور ستھرائی کی طرف بھی خیال نہیں دنیاوی آدمیوں کا تو اتنا لحاظ اور خدا سے ایسی بے پرواہی کیسا ہی افسوسناک وہ وقت ہوگا جب یہی پیارے بچے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا سیاہ نامۂ اعمال پکڑے داور محشر کی درگاہ عالی میں کھڑے ہوں گے اول تو دنیا میں ہی جو بد اخلاق لوگوں کی حالتیں ہیں وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ .... پس اولاد کو بچپن سے ہی عمدہ تعلیم

شروع کرو اور ان کے واسطے نیاز روز اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ نیک و صالح ہوں۔ بیہودہ بکو اس جھوٹ بار بار قسمیں، غریبوں کو مارنا، دیر سے سو کر اٹھنا نہایت قبیح عادتیں ہیں۔ ۱۲-۱۴ سال تک تربیت ماں کے ذمے ہوتی ہے اور یہی وقت ہوتا ہے کہ جس قسم کی عادت ڈالو پڑ جاوے گی۔ بعض بیبیاں اپنے آرام کے خیال سے اپنی ملازموں پر بچوں کی تربیت ڈال دیتی ہیں یہ طریق خوب نہیں کیونکہ ملازمہ عورتیں عموماً گنوار اور رذیل قوم کی ہوتی ہیں جنہیں با ادب اور نیک باتیں ہی کرنی نہیں آتیں، چہ جائیکہ وہ عمدہ تعلیم دے سکیں۔ پیاری بہنو! افسوس کہ میں نہایت کم علمی کے باعث زیادہ اسیر نہیں کہہ سکتی ورنہ دل میں تو نہایت سوز اور درد ہے کہ ہماری اولادیں روشن تارے کی طرح قوم میں روشنائی پھیلائیں اور وہ آفتاب کی طرح دنیا میں نیکوکاری کی چمک پیدا کریں۔ اخیر میں التجا کرتی ہوں کہ آپ اپنے ان پیارے شگفتہ پھولوں کی قدر کرو۔ اولاد کی تربیت میں ایسا ہنر کا نمونہ دکھاؤ تاکہ تمہاری عمدہ یادگاریں دنیا میں ہوں اور عاقبت دارین کا باعث ہوں۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل۔ قادیان۔

محرّم کی نظم

کیسے شیعہ تھے اماموں کے زنانیوالے

ماخوذ از رسالہ تحقیق واقعات کربلا جس میں از روئے روایات کتب شیعہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے بارہ اماموں میں سے کسی سے وفا نہیں کی اور یہ کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ بھی شیعہ تھے۔

عیب اوروں کے اماموں کو لگانیوالے
مصحف پاک میں تحریف بتانے والے
مان کر یہ کہ محمدؐ میں مزکّی کامل
تین کا نام نہ لیں چار میں تفریق کریں
منہ سے دعوے کہ ہیں آل عبا کے ہیں محب
کی وفا شیر خدا رضہ سے نہ حسن رضہ سے ایفا

کیا ستم ہے تھے ستم آپ ہی ڈھانیوالے
خط پہ خط حضرت شبّیر کو کر کے تحریر
ہاتھ دے ہاتھ میں مسلم کے ہزاروں کوفی
بے کسی نائب شبّیر کی سوچو تو سہی
ہوگئے اہل جفا جن سے تھی امید وفا
کردیا اپنے ہی ہمرازوں نے رسوائے جہان
شکوۂ جور عدو شیوۂ مرغوب نہیں
میہمان کر کے نواسے کو نبیؐ کے افسوس

شیعۂ آل نبی تھے وہ کوئی اور نہ تھا

ہاں یہی تیرہ دروں تھے مجھے معلوم نہ تھا
مدعیان فدک ہی تھے کوئی اور نہ تھا
شکر صد شکر کہ خود موردِ الزام ہوئے
حق پسندوں کو بشارت یہ سنا دو خادم

اپنوں کی کوئی صداقت نہ دکھانیوالے
دین کامل میں بہت نقص بتانیوالے
ان کے یاروں کو کئی عیب لگانیوالے
پانچ سے بارہ کے اعداد بنانیوالے
امتحانوں میں مگر کفر شیریں کہانیوالے

کیسے شیعہ تھے اماموں کے زنانیوالے

وا حسینا رضہ کا بہت شور مچانیوالے
یہی شیعہ تھے انہیں کوفے بلانیوالے
پھر گئے آپ ہی پھر کر دہ بہانے والے
بلوہ کرنے لگے بلوانے بلانے والے
نام لیوا ہی ہوئے نام مٹانیوالے
دشمن جان ہوئے جان لڑانیوالے
شکوہ اپنوں سے کرتے ہیں زنانیوالے
موت کے گھاٹ سے پانی کے پلانیوالے

پیاس مظلوموں کی خنجر سے بجھانیوالے

شمع انوار نبوت کے بجھانے والے
بن میں زہراؓ کی کمائی کو لٹانے والے
خون ناحق کی حقیقت کو چھپانیوالے
احمدی ہوتے ہیں بس حق کے دکھانیوالے

خادم بھیروی

بدرِ خواتین

تربیتِ اولاد

وسیلہ نجات کا نیک اولاد مانگنا ہے۔ اولاد اس طرح مانگنی چاہیئے جس طرح حضرت زکریاؑ پیغمبر نے مانگی تھی۔ یعنی انہوں نے کہا۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقرا فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا۔ نہ تھے تیرے پکارنے میں اے رب میرے بے نصیب تحقیق میں اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اور عورت میری بانجھ ہے اور بخش تو میرے واسطے بیٹا تاکہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوبؑ کا کردے اس کو اے میرے رب پسندیدہ سو یہ خوشی دل میں نہ لانی چاہیئے کہ ہمارے اولاد ہوگی۔ ... بلکہ دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد کس سبب سے اور کس کام کے واسطے مانگنی چاہیئے۔ صرف اس لئے نہیں کہ خاوند یا سسرال والے اولاد والی عورت کی قدر کرتے ہیں یا عورتوں میں اولاد والی عورت بہت قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے بلکہ اولاد کی آرزو دین دنیا کے سنورنے کے لئے کرنی چاہیئے اگر اولاد صالح ہوگی تو آخرت میں بھی مفید ہوگی اور دنیا میں تو بہت ہی فائدہ بخش ہوگی کچھ یہی ضروری نہیں کہ لڑکے ہی اچھے ہوتے ہیں۔ لڑکیاں میرے خیال میں تو اس سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں بعض ایسے مواقع آپڑے ہیں کہ بیٹیوں نے جان پر کھیل کر اپنے والدین کو راحت پہنچائی ہے۔ تو خیر ہمیں ... اولاد مانگنی چاہیئے۔ مگر دینی ضرورتوں کے لئے ہمارے حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اپنے ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون کو خدا کے حکم کے ماتحت رکھو اور اپنے تئیں مولا کریم کی خاطر قربان کر دو یعنی دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے روپوں یا جائدادوں کا کون وارث ہوگا اگر بیٹا نہ ہوا تو کیونکہ دین ہو تو دنیا بھی مل جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان ہو جاوے تو انسان کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اولاد محض نیک کاموں کیواسطے مانگنی چاہیئے اور پھر ان کی غور پرداخت جس طرح جسمانی کی جاتی ہے اسی طرح روحانی تربیت کی جانب زیادہ توجہ سے کام لینا چاہیئے جسمانی بیماری کا تو مائیں نہایت ہی توجہ سے نوٹس لیتی ہیں۔ مگر افسوس کہ روحانی علاج کی طرف سے لاپرواہی کی جاتی ہے یعنی نماز نہ پڑھیں جھوٹ بولیں کسی غریب عاجز کو بچہ مار دے تو عمداً چشم پوشی کی جاتی ہے قال اللہ و قال الرسول کی طرف سے اس قدر بے پروائی کا .... بچوں کی اخلاق آئندہ پر نہایت بدنما اثر پڑتا ہو اگر اسی طرح لاپرواہی کی جاوے گی تو اس کی جوابدہی ماؤں کے ذمہ ہے مانا کہ بعض بچے طبیعت کے ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں مگر آخر مائیں کس واسطے ہیں صرف دودھ پلانا تو حیوان بھی جانتے ہیں اور کئی حیوان ایسے ہیں جو اپنے بچوں کی حفاظت انسان سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ مگر انسان اشرف المخلوقات ہے۔ چاہیئے کہ اپنی عقل کو عمدہ طور سے برتے اور اپنے پیارے نونہالوں میں گوہر بی بن روحانی سنوار کی طرح بھو نکدے۔ کون ایسی غافل بہن ہے کہ بچے کو اگر باہر بھیجنا ہو تو اسے اس طرح غلیظ اور میلا ہی بھیجد ے۔ نہیں بلکہ نہلا دھلا کر عمدہ لباس پہنا کر بھیجے گی محض اس لئے کہ لوگ نہ کہیں .... کیسی بیوقوف عورت ہے کہ بچے کی صفائی اور ستھرائی کی طرف بھی خیال نہیں دنیاوی آدمیوں کا تو اتنا لحاظ اور خدا سے ایسی بے پرواہی کیسا ہی افسوسناک وہ وقت ہوگا جب بھی پیارے بچے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا سیاہ نامۂ اعمال پکڑے داور محشر کی درگاہ عالی میں کھڑے ہوں گے اول تو دنیا میں ہی جو بد اخلاق لوگوں کی حالتیں ہیں وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ .... پس اولاد کو چھٹپن سے ہی عمدہ تعلیم ...

جماعت بنگہ

بنگہ ضلع جالندھر کی جماعت بہت مستعدی سے کام کرتی ہے۔ بنگہ میں میر لکچر کے علاوہ شیخ یعقوبعلی صاحب اور شیخ عبدالرحمان صاحب کے لکچر بھی ہو چکے ہیں اور مولوی اللہ دیا صاحب واعظ کے لکچر بھی ہوئے۔ ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے بہی خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں کی انجمن نے میاں صاحب غلام نبی خان کو اپنا محاسب بنایا ہے۔ جو کہ بڑی مستعدی اور کوشش کے ساتھ فراہمی چندہ میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے۔ امید ہے کہ وہاں کی جماعت ان کی قدر افزائی کر کے ان کا حوصلہ بڑھائے گی اگرچہ فی سبیل اللہ کام کرنے والے کو کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہی نہیں۔

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہیں اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصوّف

جمعہ کا خطبہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء

حضرت امیر المومنین نے کمال مہربانی سے جناب اکمل صاحب کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرماکر جمعہ کے خطبہ میں تصوف پر تقریر فرمائی - جو ناظرین کے فائدہ کے واسطے درج ذیل ہے۔

الٓر - کتٰبٌ انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض و ویل للکٰفرین من عذابٍ شدید (ابراہیم ۱۳ ع ۱)

تصوف کیا چیز ہے

یہ آیت میں نے اسی نقطۂ خیال پر پڑھی ہے - یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا - فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا - مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے - اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور - گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا - یہ بات قابل غور ہے حضرت جبرئیلؑ - نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے۔

اور پہلا سوال یہی کیا کہ یا محمدؐ اخبرنی عن الاسلام اسلام نام ہے فرمانبرداری کا - سارے جہان کو تو موقعہ نہیں - کہ اللہ کی باتیں سُنے اس لئے پہلے نبی سنتا ہے - پھر اوروں کو سناتا ہے - سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اسے فرمانبرداری کی راہیں سُنے اور سیکھے - چنانچہ اس بنا پر نبی کریم صلعم نے یہ سمجھایا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - یعنے دوست تم میرے تابع ہو جاؤ - اس کی تعمیل میں اسلام لانے والوں نے جیسا انہیں نبی کریم نے سمجھایا کیا۔

کلمہ سکھایا - کلمہ پڑھ لیا - نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی - روزہ حج زکوٰۃ جس طرح فرمایا اسی طرح ادا کیا - یہ اسلام ہے - چنانچہ جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ - وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً۔

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے اس سے اُوپر ایک اور مرتبہ ہے وہ یوں - کہ جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں یہ ایمان کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے - تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں - اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے - پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر وہ حضور نبوی میں آئے - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کسی نے کئی ڈاکوؤں سے پوچھا ہے کہ تمہیں کبھی رحم نہیں آتا تم کیسے حیرت انگیز بے رحمی کے کام کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ان رحم آتا ہے مگر تنہائی میں - لیکن جب ہم اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے یہ ان کی صحبت کی ظلمت کا اثر ہے) مواعیظ نبوی آہستہ آہستہ اثر کرتے رہے - پھر اللہ کے احکام کی تعمیل کا شوق پیدا ہوتا ہے اور چونکہ احکام الٰہی کے مظہر اول ملائکہ ہوتے ہیں اس لئے ان پر ایمان لاتا ہے - جو اس کے دل میں پاک تحریکیں کرتے ہیں - تو یہ ان کی تحریکات کی فرمانبرداری کرتا ہے - پھر اس کے بعد چونکہ ملائکہ کا تعلق شدید نبی سے ہوتا ہے اس لئے اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور ان کی تعمیل کرتا ہے وہ نبی کو پہلے ہی دیکھتا تھا - مگر وہ دیکھنا دراصل نہ دیکھنا تھا۔

چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے - ینظرون الیک وھم لا یبصرون اس کے بعد اس کی معرفت بڑھتی ہے اور وہ نبی کو اس کی نبوت کی حیثیت سے پہچانتا ہے - تو اس کی کتاب کو پڑھتا ہے پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لاتا ہے اور اس طرح اس کا ایمان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے - چنانچہ جبرئیل کے سوال ما الایمان کے جواب میں نبی کریم صلعم نے فرمایا - ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔

غرض جب مومن کفر و شرک کی ظلمات سے قوم کے رسوم قوم کے تعلقات بزرگوں کی یادداشتوں کی ظلمات سے صحبت نبوی کی برکات کے ذریعے نکلتا ہے - اور اس کے دل سے محبت لغیر اللہ اٹھتی جاتی ہے تو پھر وہ اللہ جل شانہ کے سارے احکام کو شرح صدر سے مانتا اور اس کے لئے تمام ماسوی اللہ کے تعلقات کو توڑ دیتا ہے اور محض اللہ ہی کا ہو جاتا ہے - تو یہ تیسرا درجہ ہے جسے احسان کہتے ہیں۔

اور یہ مومن کی اس حالت کا نام ہے - جب اسے ہر حال میں اپنا مولیٰ گویا نظر آنے لگتا ہے اور وہ مولیٰ کی نظر عنایت کے نیچے آجاتا ہے اور وہ غالباً اس کی رضامندی کے خلاف کوئی حرکت و سکون نہیں کرتا چنانچہ جبرئیل کے سوال اخبرنی عن الاحسان کے جواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں - ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک - تو اللہ کی فرمانبرداری ایسی کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھتا تو یہ سمجھے - کہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے مثال کے طور پر یہ دیکھ لو - جب انسان کسی امیر یا بادشاہ کو اپنا محسن و مربی سمجھے تو پھر اس کے سامنے اور سب کچھ بھول جاتا ہے اور اس کے مقابل میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا یا مثلاً بعض لوگ مکان بناتے ہیں تو اس کی تعمیر کی فکر میں ایسے مبہوت ہو جاتے ہیں کہ گویا مکان میں فنا ہو گئے ہیں۔

مومن کو چاہیے کہ اس طرح پر اللہ کی محبت میں فنا ہو جاوے یہاں تک کہ اس کے بغیر اُسے کوئی خیال نہ رہے - اس رتبۂ احسان کو دوسرے لفظوں میں تصوف کہتے ہیں اور ان کا نام صوفی ہے لصفاء اسرارھم ونقاء اٰثارھم - ان کے دلی خیالات صاف ہوتے ہیں - ان کے اعمال میں کوئی کدورت نہیں ہوتی ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ صاف ہوتا ہے وہ خدا کے حضور احکام کی تعمیل کے لئے اوّل صف میں کھڑے ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس دار الغرور میں دل نہیں لگاتے - چنانچہ تصوف کی تعریف میں فرمایا - التجافی من دار الغرور والانابت الی دار الخلود صوفی موت کی تیاری کرتا ہے - قبل اس کے کہ موت نازل ہو۔ ظاہری و باطنی طور پر پاکیزہ رہتا ہے - یہاں تک کہ تجارت و بیع اسکو اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں کرتی (رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ) اصحاب صفہ انہی لوگوں میں سے تھے - یہ لوگ دن بھر محنت و مشقت کرتے اس سے اپنا گذارہ کرتے اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاتے اور پھر رات بھر روتے اور قرآن شریف کا مشغلہ۔

یہ قوم کس طرح تیار ہوئی

صحابہ میں تین گروہ تھے بعض ایسے کہ حضور نبوی میں آئے - کچھ کلمات سُنے - کچھ مسائل پوچھے اور چلے گئے اور بس - نماز پڑھ لی - زکوٰۃ دی روزہ رکھا - بشرط استطاعت حج کیا اور معروف امور کے کرنے اور نواہی سے رکنے میں حسب مقدور کوشاں رہے۔

اور بعض ایسے جو اکثر صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے رہتے - اس ذوق کے اندر ایمان رچا ہوا تھا - سخت سے سخت تکلیف - مصیبت رنج دکھ اور اعلےٰ درجہ کی راحت آرام اور سکھ میں ان کا قدم کیونکر خدا کی طرف بڑھتا تھا۔

انہی لوگوں میں سے خواص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہوگیا مجھے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا۔

قوم ھمومہم باللہ قد علقت

وہ ایسے لوگ ہیں کہ سلا خیال ان کو اللہ کا رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر کسی کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی لئے کہ اللہ نے حکم دیا۔ بیوی بچوں سے نیک سلوک بھی اسی لئے کرتے ہیں وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ چھوڑ نہیں بیٹھتے مگر یہ سب باتیں یہ سب کام ان کے للہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

ع فمطلب القوم مولٰھم وسیدھم یاحسن مطلبہم للواحد الصمد۔

نبی کریم صلعم کس طرح تصوف کیطرف توجہ دلاتے تھے

سو اس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پہلے اسلام سکھاتے تھے پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا چنانچہ فرماتا ہے۔ یتلوا علیہم اٰیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے پہلے لوگوں کو احکام الٰہی سنائے جاویں ان کو کتاب و حکمت سکھائی جاوے پھر ان کا تزکیہ ہو۔ تین مرتبے ہیں۔ تیلوا۔ یعلمہم۔ یزکیہم۔ حدیث میں ان کو اسلام۔ ایمان۔ احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

تزکیہ کس رنگ میں فرماتے۔ رسول کریمؐ جب اپنا فرمانبردار کسی کو دیکھتے۔ تو پھر اس کے لئے دعائیں کرتے اور اسی طرح پر اللہ کا فضل خصوصیت سے اس پر نازل ہوتا اور خدا تعالٰی خود اس کا متولی ہو جاتا صحابہ میں بھی تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک معلم۔ چنانچہ ابوہریرہؓ عبد اللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ جس قدر لوگ ہیں احکام سناتے رہے۔

صحابہ میں سے بعض خواص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم احادیث سناتے ہیں جیسے خلفاء راشدین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ۔ مگر جو حدیثیں انہوں نے سنائی۔ وہ ایسی جامع ہیں۔ کہ ان سے بہت سے احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آگئی۔ تو صحابہ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے۔ وہ فقہاء کہلائے گویا ایک طرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہاء۔ جن کے ذمے تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان اپنی خدمتگزاری کے مقرر کر لئے۔

مشہور پیر قافلہ جنیدؒ بغدادی۔ ایک دفعہ بچے ہی تھے۔ کہ معظمہ اولیاء کرام کی صحبت میں چلے گئے۔ جہاں محبت الٰہی پر مکالمہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کیوں میاں لڑکے تم بھی کچھ بولو گے تو انہوں نے بڑی جرأت سے کہا کیوں نہیں اس پر انہوں نے کہا۔

لہ عہد ذاھب عن نفسہ۔ متصل بذکر ربہ۔ قائم باداء حقہ۔ ان تکلم فباللہ وفی اللہ وان تحرک فبامر اللہ۔ وان سکن فمع اللہ جس کے مختصر معنے یہ ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کرے مگر خدا کے حکم سے۔ ہر وقت خدا کی یاد سے اس کا تعلق وابستہ ہے وہ بیوی سے صحبت کرے مگر اس لئے کہ عاشروھن بالمعروف کا حکم ہے۔ کھانا کھائے۔ مگر اس لئے کہ کلوا خدا کا حکم ہے یہ بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ آٹھ پہر میں انسان اسمیں کئی بار فیل ہو جاتا ہے۔ الامن عصمہ اللہ۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام ادا کرتا ہے۔ جب بولتا ہے تو خدا کی تعلیم کے مطابق۔ ہلتا ہے تو اللہ کے حکم سے۔ ٹھہرتا ہے تو اللہ کے ارشاد سے۔

یہ سُن کر سب چیخ اُٹھے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا ہے۔ ان کے اتباع بہت لوگ نظر آتے ہیں۔

غرض معلمین سے ایک گروہ تو فقہاء کا تھا۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ داؤد۔ امام بخاری۔ اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ یہ سب لوگ حامئی اسلام گزرے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ متکلمین کا ہے۔ جن میں امام ابو المنصور الماتریدی الامام ابو الحسن الاشعری۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔ شیخ تیمیہ۔ شیخ ابن قیم رحمہم اللہ ہیں۔

تیسرا گروہ جنہوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید عبد القادر جیلانیؓ بڑا عظیم الشان انسان گزرا ہے۔ ان کی دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب دوسرا مرد خدا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے۔ جنہوں نے عوارف لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے۔ تیسرا آدمی جس کے بارے میں بعض علماء نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا سمجھتا ہوں۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ ہے۔ پھر ان سے اتر کر امام شعرانیؒ گزرے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔

ہزار صدی کے بعد شاہ ولی اللہؒ صاحب ہیں۔ مجدد الف ثانی شاہ جہاں ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف روحانیت سے ہندوستان میں جنہوں نے اللہ تعالٰی کا نام سکھایا ہے ان میں حضرت معین الدین چشتی ہیں۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ہیں۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ہیں۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی ہیں رحمہم اللہ یہ سب کے سب خدا کے خاص بندے تھے ان کی تصانیف سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو قرآن شریف و احادیث سے کیا محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ یہ بے نظیر مخلوقات تھی۔ بڑا بدبخت ہے وہ جوان میں سے کسی کے ساتھ نقار رکھتا ہو۔ یہ باتیں میں نے علیٰ وجہ البصیرت کہی ہیں۔

ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۰ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔

یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

باوا نانک صاحب کی پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق

ہمارے پاس ایک مراسلت پہنچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کی تھی وہ مراسلت ذیل میں درج ہے۔ چونکہ وہ جنم ساکھی جس کا حوالہ دیا گیا ہے ان دنوں یہاں ہمارے کسی دوست کے پاس موجود نہیں ہے اس واسطے ہم خود اس کو کتاب میں دیکھ نہیں سکے امید ہے کہ ہمارے وہ دوست جو گورمکھی جانتے ہیں۔ اور اس کتاب کو مہیا کر سکتے ہیں۔ اصل موقعہ پڑھ کر اس کی تصدیق سے ہمیں مطلع فرماویں گے۔

ماموران الٰہی کا نشان اور حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی اور اس کا پورا ہونا

ماموران الٰہی کی پکی سڑک پختہ طریق اور مسلم راہ دعوت حق کے علاوہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماقبل کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے مابعد کی نسبت بشارت دیتے ہیں۔ جاء بالصدق وصدق المرسلین شاہد ہے۔

اس موقعہ پر احمدی بھائیون کے ازدیاد ایمان کے واسطے اور عوام بالخصوص غیر احمدی اور سکھ بھائیون کے لئے حجتاً اور توضیحاً ایک نشان کا عرض کرنا مقصود ہے۔ جو کہ لالہ سنت لال و دیوان چند صاحبان چک نمبر ۴۳ نے نیک نیتی اور فراخدلی نیز بڑی مسرت اور بشاشت سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کی نسبت پڑھ کر سنایا اور لکھوایا کہ گرو صاحب کو ایک سنت کے ساتھ سوال جواب کا اتفاق ہوا۔ جس سے اس کے رفیق اور خادم مردانہ نے ایک امر کو دریافت کیا۔ جو ذیل مین بجنسہ نقل ہے۔ - وہو ہذا۔

مردانہ کہیا جو نرنکار وچ تے آپ وچ کوئی فرق نہین تان گرو جی کہیا۔ مردانیا کرتار نون سبھے پیارے اکو جیہے ہین۔ پھر مردانہ کہیا اگر وبھگت کبیر جیہا بھی کوئی بھگت ہوسی۔ تان سری گرو نانک صاحب نے کہیا مردانیا اک جٹیٹہ ہوسی۔ پر اساں تے پچھے سو برس توں بعد ہوسی اک نرنکار دی آن رکھسی۔ تان مردانہ کہیا کہڑی تھائین ہوسی تے کہڑے ملک وچ ہوسی۔ تان گرو جی کہیا مردانیا وٹالے دے پرگنہ وچ ہوسی۔ سن مردانیا نرنکار دے بھگت اکو روپ دے ہوندے ہین۔ پر کبیر نالون وڈا ہوسی۔ سری گرو جی تے مردانہ تے گے جیا پربت نون ایہو گلان کر دے چلے گئے۔ جنم ساکھی صفحہ ۲۵۰ چھاپہ ٹائپ۔

اگر کوئی شخص سو سال سے بعد کو چند سال ہی سے بعد اپنے خیال مین رکھ کر محدود کہے تو یہ حد بندی اس کا اپنا خیال ہے بات صاف ہے۔ سو سال سے بعد کے زمانہ کو بشر نے محدود نہین کیا اور نہ سو سال سے بعد سے آج تک کوئی جاٹ تحصیل بٹالہ سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ایسا مصدق گزرا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور علیہ الصلوۃ والسلام و علے مطاعہ و علے آل ہما دائماً ابداً۔ عاجز یدھلوی حال وارد چک ۴۳ جنوبی علاقہ سرگودہا

حضرت خواجہ صاحب راولپنڈی مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واقعہ ۱۳ر جنوری ۱۹۱۱ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور ۔۔۔ ۔۔۔ راولپنڈی مین تشریف لائے اور ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ کے زیر انتظام بروز ایت وار واقعہ ۱۶ر جنوری ۱۹۱۱ء کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ایک بڑا پُر تاثیر لکچر اسلامیہ سکول راولپنڈی مین سوانح عمری جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دیا۔ اور اس کا اصل موضوع حاضرین جلسہ کی تعداد غالباً پانچ چھ سو تھی۔ بڑے بڑے جنٹلمین لکچر مین موجود تھے۔ خواجہ صاحب کے لکچر سے کمرہ مین ایسا سکوت تھا اور حاضرین کے دل پر لکچر کا ایسا اثر ہوا۔ کہ ہر ایک فرد بشر کے مونہہ سے واہ واہ کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لکچر ۵½ بجے تک رہا مگر کچھ حصہ لکچر کا رہ گیا۔ حسب التماس ساکنان راولپنڈی خواجہ صاحب نے دوسرے دن بوقت ۲ بجے کے بقایا لکچر کا وعدہ کیا۔ چنانچہ چار بجے لوگ جمع ہو گئے۔ الا باعث اس کے کہ پریزیڈنٹ صاحب قاضی سراج الدین تشریف نہین لائے تھے۔ لکچر پورے وقت پر شروع نہ ہو سکا۔ پہلے دو طالب علمون نے بعد سنانے ایک رکوع قرآن شریف ایک حافظ کی ایک نعت پڑھی۔ بعد اس کے چند منٹ مولوی عبد اللہ صاحب متوطن کشمیر نے تھوڑا سا وعظ سنایا۔ اخیر مین خواجہ صاحب نے لکچر شروع کیا اس لکچر کے پریزیڈنٹ آغا محمد حسین صاحب تحصیلدار راولپنڈی تھے خواجہ صاحب نے بڑی اسلے درجہ کی تقریر کی۔ حاضرین کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ان کی خواہش ہوئی کہ اور لکچر بھی سنین ساکنان راولپنڈی مین خواجہ صاحب کے لکچر کی ایسی شہرت اور کامیابی ہوئی ہے کہ تحریر سے باہر ہے امید کہ جناب اخبار مین شائع کر دیویںگے کرم الٰہی احمدی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنگی سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

خواجہ صاحب لیکچر کا اصل موضوع یہ تھا کہ بلحاظ اخلاق فاضلہ وقوت قدسیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانی کمالات کا انتہائی نقطہ علمی اور عملی طور پر اگر دنیا مین تلاش کی جاوے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود با وجود ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے راستباز خواہ وہ عرب مین ہون یا ہند مین یا دنیا کے کسی گوشہ مین ان کو اظہار فضائل کے لئے اتم طور پر ایسا موقع نہین ملا جیسا کہ نبی کریم کو تمام حالات کے ماتحت اعلے درجہ کے اخلاق حکمت شجاعت۔ عفت عدالت کے اظہار کا موقع ملا۔ لہذا آپ خاتم النبیین والمرسلین ہین اور آپ کے سوا تمام انسانون کے لئے کوئی قابل پیروی نمونہ نظر نہین آتا۔ کیونکہ ان کے کیر کٹر مین تمام انسانی قوار کی تکمیل کے لئے آبپاشی کا ذریعہ موجود نہین۔ کرم الٰہی احمدی۔ راولپنڈی

غلط سکہ ضرب پر انعام؟

ایک صاحب دریافت کرتے ہین کہ جس ضرب سکہ سرکاری مثلاً روپیہ یا روپی پر تاج شاہ بجائے اُوپر کے نیچے کی طرف ہو۔ مشہور ہو رہا ہے کہ ایسا سکہ سرکار انعام دے کر واپس لے لیتی ہے اگر یہ بات درست ہے۔ تو کس سرکاری حاکم سے اس کے متعلق صحیح حالات معلوم ہو سکین گے۔ ہمارے خیال مین تو یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اگر کوئی سکہ ایسا غلط ضرب ہو گیا ہو تو وہ جاری نہین ہو سکتا۔ بہر حال کسی صاحب کو کچھ معلوم ہو تو سائل کی اطلاع کے واسطے مطلع فرماوین۔

قادیان کی بڑی ضرورتین

تمدن مین سب سے پہلے انسان کو خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے۔ آٹے۔ ایندھن۔ روٹی پکانے کی یا پکی پکائی روٹی کے مل جانے کی اور مکانات کی اور جہان تک مین دیکھتا ہون۔ ان چارون چیزون کے لئے۔ مہاجرین کی ایک مختصر جماعت کو جس قدر تکلیف پیش آسکتی ہین یا آرہی ہین اس کا اندازہ کچھ وہی دل کر سکتے ہین جن پر گذر رہی ہے

بعض صوفیاء (خواہ وہ نام ہی کے ہون) اپنے تصوف کی جزیہ بھی سمجھتے ہین کہ وہ طیّب کھانا نہ کھائین اس لئے جب کبھی دودھ یا گوشت ان کے سامنے آتا ہے تو وہ اس مین راکھ یا مٹی یا ریت کی دو تین چٹکیان ضرور ڈال لیتے ہین تاکہ نفس کو مزا حاصل نہ ہو۔ اگر یہ راہ سیدھی راہ ہوتی۔ تو پھر دار الامان کے رہنے والون کو یہ بات بغیر کسی اہتمام کے حاصل ہے کیونکہ آٹے مین تو انہین مٹی کی ملائی (جس کے ملانے مین بڑی فراخدلی سے کام لیا جاتا ہے) ملجاتی ہے اور دوسری چیزین بھی حتے الوسع ایسی ہی مہیا کر دی جاتی ہین۔ جن مین نفس ضرورت شرعی سے زیادہ احتظاظ حاصل نہ کر سکے۔

ٹال نہ ہونے کی وجہ سے ایندہن کا یہ حال ہے کہ باہر سے کچھ لوگ ادہر ادہر سے کچھ لکڑیان لاتے ہین اور کوچے کوچے گشت لگا کر ضرورتمندون کو جلاتے ہین اور پھر مونہہ مانگی قیمت پاتے ہین اور بلا مبالغہ ایک روپیہ کا مال چار روپے مین دے جاتے ہین۔ روٹی پکانے کے لئے کوئی تندور نہین اور یہان خدا جانے کیا طریق ہے کہ گوجرات۔ شاہ پور سیالکوٹ کے اضلاع کی طرح روٹی ماچھیون کے گھرون مین نہین پکتین بلکہ ہندون کی طرح گھر گھر مین علیحدہ تندوریان ہین اس سے گھر والون کو بوجہ بیماری یا ضعف یا عدیم الفرصتی یا کلاپے کے جو کچھ تکلیف ہے وہ تو ہے ہی مگر جو لوگ تو مہمان ہون نہ بورڈر ان کو کھانا ملنے مین جو دقتین ہین وہ بھی ناگفتہ بہ ہین مکانون کا یہ حال ہے کہ منہ مانگا کرایہ دینے کو تیار ہین مگر مکان حسب خواہش تو کجا برائے رہائش بھی نہین ملسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان مشکلات کو حل کرے مگر جماعت کے اہل ثروت یا تجارت پیشہ اصحاب اگر توجہ فرماوین تو منافع حاصل کرنے کے علاوہ عند اللہ ماجور بھی ہون ایندہن کی تجارت کے لئے میدان بالکل صاف ہے اگر کوئی صاحب ہمت کرین۔ آٹا پیسنے کی کل منگوانے کا عمدہ موقعہ ہے اگر کوئی حضرت جرأت کرین مگر یہ سعادت غالباً کسی ہندو کی قسمت مین لکھی ہوئی ہے کوئی ماچھی یہان بہ نیت ہجرت آجاوے تو اسے انشاء اللہ نفع مند کام کرنے کا کافی موقعہ ہے۔ کوئی

رسید زر

۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب سید غلام حسین صاحب ع ۴۶ للعہ
جناب خدا بخش صاحب ع ۱۹۶۹ عصہ
جناب سید منظور عالم صاحب ع ۱۹۹۴ عصہ ۴ر
جناب احمد شیر خانصاحب ع ۴۷۳ عہ ۸ر
جناب عبد العزیز صاحب ع ۱۲۱۳ عہ ۸ر
جناب گل محمد صاحب ع ۱۸۳۳ عہ ۸ر
جناب الیس نصر احمد صاحب ع ۲۱۹۳ للعہ
جناب الٰہی بخش صاحب ع ۱۱۱۸ للعہ
جناب غلام رسول صاحب ع ۱۱۱۱ للعہ
جناب عبد الرزاق صاحب ع ۱۴۱۸ للعہ
جناب چوہدری غلام حیدر صاحب ع ۱۱۷۹ للعہ
جناب میر عابد علی شاہ صاحب ع ۱۱۷۵ للعہ
جناب غلام محمد صاحب ع ۱۶۸۳ للعہ
جناب فیروز علی صاحب ع ۲۹۶ للعہ
جناب بدر الدین صاحب ع ۱۹۱۸ ہے
جناب جلال الدین صاحب ع ۱۸۸۰ عہ
جناب عبد اللہ صاحب ع ۱۹۵۳ عہ ۸ر
جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ع ۱۹۵۸ للعہ
جناب شمس الدین صاحب ع ۱۴۱۴ للعہ
جناب حکیم سرفراز حسین صاحب ع ۲۵۰ للعہ
جناب محمد سعید الدین صاحب ع ۹۶۸ للعہ
جناب محمد نصر اللہ خانصاحب ع ۱۶۸۶ للعہ
جناب ابو العزیز محمد صاحب ع ۲۱ للعہ
جناب غلام محمد اختر صاحب ع ۱۶۴۴ للعہ

۲۲ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب دین الدین و ابراہیم صاحب ع ۶۱ للعہ
جناب حاجی سید یوسف صاحب ع ۱۱۷ عہ
جناب سید فخر الاسلام برائے امانت علیہ صاحب ع ۱۰۴۷ ہے
جناب مہر الدین صاحب ع ۲۱۱۳ عہ ۸ر
جناب عبد اللہ خانصاحب ع ۸۸۳ عہ ۸ر
جناب سید رسول بخش صاحب ع ۴۸۲ عہ ۸ر
جناب نور الدین صاحب ع ۲۰۸۳ للعہ
جناب سلیمان صاحب ع ۱۸۸۲ للعہ
جناب شاہ محمد صاحب ع ۱۲۶۱ للعہ
جناب محمد احسان الحق صاحب ع ۲۴۱۶ للعہ

جناب دولت خانصاحب ع ۱۶۹۴ للعہ
جناب عبد المجید خانصاحب ع ۱۰۳۲ للعہ
جناب ودہاوا صاحب ع ۱۰۱۰ للعہ
جناب مرزا عبد الکریم صاحب ع ۲۲۵ عہ

۲۳ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب عیسےٰ صاحب ع ۶۹ للعہ
جناب محمد الدین صاحب ع ۵۰۱ عہ ۸ر
جناب میاں محمد صاحب ع ۱۲۲۴ للعہ

۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب شیخ عبد الرحمن صاحب ع ۴۱۴ للعہ
جناب احمد الدین صاحب ع ۶۴۴ عہ ۸ر
جناب اللہ دتا صاحب ع ۵۹۸ للعہ
جناب غفار جو صاحب ع ۵۵۹ عہ ۸ر

۲۷ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب سرفراز خانصاحب ع ۱۵۹۲ عہ ۸ر
جناب محمد فاضل صاحب ع ۱۰۲۷ للعہ
جناب میاں نبی بخش صاحب ع ۲۴۲۶ للعہ
جناب شیر بہادر خانصاحب ع ۱۵۹۵ للعہ
جناب شیخ فضل صاحب ع دریا طلب نفت عصہ
جناب محمد حسین صاحب ع ۱۳۸۹ للعہ
جناب محمد یسین صاحب ع ۲۴۲۸ عہ ۸ر
جناب عمر الدین صاحب ع ۲۱۱۸ للعہ

۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب حافظ فضل احمد صاحب ع ۱۲۴ عہ ۸ر
جناب مرزا عبد الغنی صاحب ع ۱۹۹۲ عہ
جناب غلام احمد خانصاحب ع ۳۷۶ عہ
جناب منشی عمر الدین صاحب مرحج ع ۱۹۲۵ عہ

۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب رحیم بخش صاحب ع ۲۲۳۹ عہ
جناب فضل محمد صاحب ع ۲۴۰ ۱۴ر

۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب مہر الدین صاحب ع ۲۲۴۴ عہ

۶ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب جلال الدین صاحب ع ۲۸۲ ہے
جناب غلام حیدر صاحب ع ۲۰۵۵ عہ
جناب قدرت اللہ صاحب ع ۲۷۳ عہ ۸ر
جناب محمد عبد اللہ صاحب ع ۱۳۰۴ للعہ

جناب حسین محمد صاحب ع ۱۹۹۰ ہے
جناب محمد احمد علیخان صاحب ع ۱۳۵۷ عہ ۸ر
جناب رسول بخش صاحب ع ۴۸۲ عہ ۸ر
جناب محمد فضل الدین صاحب ع ۲۳۹۸ للعہ
جناب محمد محسن صاحب ع ۱۸۱۶ للعہ
جناب غلام محمد صاحب ع ۱۸۶۹ للعہ
جناب سید حیات علیشاہ صاحب ع ۱۹۲ للعہ
جناب غلام حیدر صاحب ع ۱۷۹۷ للعہ
جناب غلام امام صاحب ع ۱۴۵۳ للعہ
جناب مرزا محمد احسن بیگ صاحب ع ۵۰۰ للعہ
جناب غلام اکبر خاں صاحب ع ۲۰۸۴ للعہ
جناب محمد صدیق صاحب ع ۲۰۸۴ للعہ
جناب اکبر علی صاحب ع ۱۳۳۵ للعہ

۸ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ع ۵۳ للعہ
جناب فتح محمد صاحب ع ۷۸۵ عہ
جناب شیخ الدین صاحب ع ۱۸۳۲ عہ ۱ر
جناب نور احمد صاحب ع ۲۳۶۲ ۸ر
جناب معراج الدین صاحب ع ۲۲۶۱ ۸ر
جناب پیر اندتا صاحب ع ۱۰۹۱/۲۱۷۷ عہ ۴ر
جناب مولا بخش صاحب ع ۲۱۲۹ للعہ

۹ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب خدا بخش صاحب ع ۹۱۲ عہ ۸ر

۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب احمد حسین صاحب ع ۱۱۷۵ عہ
جناب عبد العزیز صاحب ع ۱۷۵۲ للعہ
جناب علی محمد صاحب ع ۳۱۵ عہ ۸ر
جناب عمر الدین صاحب ع ۹۳۰ صہ
جناب گلاب دین صاحب ع ۲۳۵ ۵ر
جناب رحمت علی صاحب ع ۲۱۶۵ عصہ

۱۱ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب فضل الٰہی صاحب ع ۱۹۴ ہے

۱۲ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب محمد طالب صاحب ع ۱۹۷۲ للعہ
جناب مولوی فضل حق صاحب ع ۴۲۰ عہ ۹ر
جناب میاں عطر الدین صاحب ع ۲۴۵۱ عہ ۸ر

۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب سلطان علی صاحب ع ۱۰۲۹ ہے
جناب فیض احمد صاحب ع ۲۴۳۲ ہے
جناب قاضی ثناء اللہ صاحب ع ۲۴۷۵ عہ
جناب مرزا رسول بیگ ع ۲۲۷۴ عہ
جناب عنایت اللہ صاحب ع ۲۲۱۱ للعہ

التجاء دعاء

(۱) برادر عبد الرحیم صاحب پشاوری امتحان میں کامیابی کیلئے۔
(۲) برادر محمد شفیع اوجلہ ملازمت کیلئے +
(۳) برادر محمد شاہنواز فیروز پور حسنات دین و دنیا کیلئے۔
(۴) برادر فقیر علی سکھر بعض پریشانیوں سے نجات کیلئے تمام بھائیوں سے توجہ

۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب بابو عطاء الٰہی صاحب ع ۱۱۱ للعہ
جناب محمد عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ عہ
۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۴۳ للعہ
جناب میاں حبیب احمد صاحب ۲۴۴۵ للعہ
جناب بقا محمد صاحب ۲۴۴۸ عہ ۸ر
۱۷ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب غلام حسین شاہ صاحب ۲۱۶۶/۲۰۳۴ ہے ر
جناب خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ للعہ
جناب عبد الکریم صاحب ۱۱۳۴ عہ
جناب امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱۷ للعہ
جناب فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ للعہ
۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب مفتی غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ عہ
۱۹ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب غلام دستگیر صاحب ۲۱۶۲/۱۱ بقایا للعہ
جناب محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عہ
جناب اسد اللہ صاحب ۵۹۲ للعہ
جناب الٰہی بخش صاحب ۲۴۴۶ عہ
جناب علی بخش صاحب ۱۷۱۲ للعہ ۴ر

۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب علاؤ الدین صاحب برائے دریا طلب نفت عصہ
جناب نواب الدین صاحب ۲۹۷ عہ
جناب دادا بخش صاحب ۱۵۸۹ عہ ۸ر
جناب تیمور صاحب ۱۲۰۱ عہ
جناب ثناء اللہ صاحب ۲۳۹۷ عہ
۲۱ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عہ
جناب محمد امیر صاحب ۵۷۳ للعہ
۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب عبد الغنی صاحب ۱۷۹۰ للعہ
جناب محمد فضل حق صاحب ۲۴۵۰ للعہ
۲۴ جنوری ۱۹۱۰ء
جناب میاں رحمت اللہ صاحب ۲۱۷۴/۱۸۴ عہ
جناب محمد دین صاحب ۲۲۱۸ عہ
جناب علی محمد خان صاحب ۲۴۳۹ عہ ۸ر
جناب عبد الواحد صاحب ۵۷۹ بقایا عہ
جناب میاں عبد الغنی صاحب للعہ

۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء۔ شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم ۱۸۔ ذی الحجہ ۱۲۴۶ھ کو تولد ہوئے اور اس طرح بیاسی سال عمر میں انتقال کیا۔ اردو زبان کے زندہ جاوید مصنفوں میں آپکا پایہ بڑا اعلےٰ ہے۔

۱۵۔ جنوری کو گیا میں، ڈاکو گرفتار ہوئے۔ تلاشی کے وقت، سیر زیورات سونے کے اور پانسو اشرفی، تین تلوار ایک پیش قبض۔ ایک کمند۔ دو گھٹے کپڑا اور کچھ نقدی برآمد ہوا۔ دریافت کرنے سے دریا میں سے کثیر مقدار زیورات سونے چاندی کی دو اینٹیں اور بہت سی مختلف چیزیں برآمد ہوئیں۔ سب مال و اسباب کوئی دو لاکھ روپے سے زیادہ کا ہوگا۔ ڈاکو حوالات میں ہیں۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے دس ہزار ۷۶۴ مرے۔ صوبجات متحدہ میں ۵۴۲۹ - پنجاب میں ۱۱۰۷۔

کشتہ جریان (مقوی باہ) ۱۸/۴۸

جریان ۔ نمزلہ ۔ زکام ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام ۔ ان امراض میں یہ کشتہ ازحد مفید ہے بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا جریان کی شناخت ۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان کمی خون ۔ دل کا دھڑکنا ۔ ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی ۔ بیخوابی ۔ غمگین ۔ خوف وغیرہ ۔ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدہ یا پھیپھڑے پر گرنا ۔ زکام ۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں ۔ مرگی ۔ سِل ۔ نمونیا ۔ ذات الجنب فالج ۔ جوڑوں کا درد ۔ آنکھ ۔ کان ۔ دانت کی بیماریاں ۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید یا برکت ثابت ہوگا جو صاحب چاہیں وہ ہم سے منگوا سکتے ہیں بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اُٹھا سکے ۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ؎ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر عبد الرحمان کاتب ثانی احمدی ۔ شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان گورداسپور

مجموعہ فتاوائے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے جو اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں سے جو مامور خدا کے صحیح فتوؤں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں ۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ / ۱ ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر بدر قادیان

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۱۵/۴۸

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔

اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود کا خاندان طبّی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپکی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سُرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے ۔ قیمت سُرمہ ممیرا قسم اول عہ دوم ۱۲ ؎ سوم عہ / قیمت ممیرا قسم اول عشہ دوم تے ۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔ المشتہر ۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلّی بخش ذریعہ ۱۶/۴۸

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریوں ۔ صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک بدسے اطلاع ہے بلکہ اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں ۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہیں ۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے فائدہ اٹھاویں ۔

المشتہر

حکیم محمد دین ۔ دروازہ و دلیہ سنگھ ۔ گوجرانوالہ

پانچ روپے (صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ کہیئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کے ہڈیوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی ماریں تو بھی ہٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز از مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا کل تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابطیس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی اور زردی چہرہ کے لئے اکسیر ہے تمام قوی دواؤں پر ترجیح دیجئے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس [illegible] ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کرکے مفقودہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) ۔ یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر۔ پروپرائٹر شفاخانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں ✤

(بدر پریس قادیان)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چودھواں ۱۴

سورۂ الحجر

(مورخہ ۵ رجنوری ۱۹۱۱ء رکوع ۱)

آلرٰ - انا اللہ ..... اریٰ - دیکھنا خدا کی وہ صفت ہے جس کا ظاہری امور کے ساتھ تعلق ہے اور علیم وہ صفت ہے جس کا باطنی امور کے ساتھ تعلق ہے یا عام ہے - خدا تعالیٰ اس سورۃ میں ان شوخیوں و شرارتوں کا ذکر فرماتا ہے - جو کفار نے رُسل اور ان کی جماعت سے کیں اور بتاتا ہے کہ میں ان شرارتوں کو دیکھتا ہوں۔

الکتاب - کتیبہ فوج کو کہتے ہیں - اللہ تعالیٰ کی کتاب دشمنوں کی مختلف حملوں اور شبہات اور بدیوں کی دافع ہوتی ہے۔

یود الذین کفروا - اس کتاب کے دلائل ایسے پختہ ہیں کہ کافروں کا بھی بعض اوقات جی کرتا ہے - کہ ہم مسلمان ہو جاویں - اسلام نے خدا کی کوئی ایسی صفت بیان نہیں کی - جس کو پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے شرم آئے -

ہندو کہتے ہیں کہ خدا نے سور کا اوتار لیا - تو انہیں اس کی کوئی توجیہ کرنی پڑتی ہے اسی طرح عیسائی جب بیٹا کہتے ہیں تو اس کو عجیب عجیب تاویلیں کرتے ہیں - مگر اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہ ہر عیب سے منزہ اور کمزوریوں سے مبرا ہے

ذرھم - خدا کی طرف سے کوئی مذہب ایسا نہیں آیا - جو تمام آدمیوں کو بجبر منوایا جاوے اسلام نام ہے صدق دل سے مان لینے کا اور جبر و اکراہ میں یہ بات ہرگز نہیں -

وما اھلکنا من قریۃ - اللہ تعالیٰ تبدیل مذہب پر نہیں پکڑتا - بلکہ نقض امن اور شوخی و شرارت پر اس دنیا میں مواخذہ فرماتا ہے۔

کتاب معلوم - اس دنیا میں بھی اس کا نظارہ ہمارے سامنے ہے - کہ زنا ایک حد تک کرنے کے بعد سوزاک یا آتشک ہوتا ہے۔

انک لمجنون - راستبازوں کو آج تک ایسا کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ نون میں ایک بات فرمائی ہے کہ جو کچھ لکھا گیا ہے ان کے خلاصے در خلاصے اور علوم کو جمع کرو - تو رسول اللہ مجنون ثابت نہ ہوں گے - بلکہ اعقل الناس۔

سورہ ن میں فرمایا انک لعلیٰ خلق عظیم - سات موقعہ پر انسان کے خلق کا جلوہ ہوتا ہے (۱) ایک مثلاً انسان گھوڑے پر یا ہاتھی پر جاتا ہے اُسے دیکھ کر کئی لوگ حسد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا دادا ایسا تھا یا پردادا ایسا - اخلاق فاضلہ ہوں تو یہ فضول کار روائی نہ کریں - پس ایک بہشت تو وہ ہوا - جب ایسی باتیں نہ لگیں دوسرا بہشت - بیوی کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں - اسی طرح بچوں اور نوکروں کے ساتھ اچھا تعلق ہوتا ہے - تو یہ تیسرا بہشت اس دنیا میں ہے پھر اپنی قوم کے ساتھ معاملات میں عمدہ اخلاق رکھتا ہے - تو یہ چوتھا بہشت ہے - پھر قوم کی دو قسمیں ہیں - اپنے ہم مذہب یا غیر مذہب ان سے تعلقات محبت والے ہوں تو پانچواں بہشت ہے - ایک بادشاہ سے تعلقات ہیں ایک خدا سے حضرت نبی کریم کو فرمایا تو بڑے اعلیٰ خلق پر ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خلق اپنی ذات میں بے نظیر تھے بیویوں کے ساتھ اس سے بڑھ کر - قوم کے ساتھ ایسا صاف معاملہ - کہ جب تک خدائی پیغام نہیں پہونچایا - سب آپ کو صادق و امین سمجھتے تھے - ولٰکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون - بادشاہوں کے ساتھ ایسے اچھے تعلق کہ آپ کے مریدوں نے حبشہ میں کس امن سے زندگی گزاری اور خود مکہ کے شر انگیز رئیسوں میں کیسے امن سے رہے - پھر خدا سے ایسا تعلق - کہ قرآن شریف جیسی خاتم الکتب کی وحی کے مہبط ہوئے - کیا ایسا شخص مجنون ہو سکتا ہے - جو تمام مدبران ملک کی تجویزوں اور تدبیروں کے مقابل میں کامیاب ہوا

وما کانوا اذاً منظرین - چنانچہ جب فرشتے آئے - تو کفار کو نہ بدر میں مہلت ملی نہ کسی اور غزوہ میں -

انا نحن نزلنا الذکر - فرشتوں کا ایک ثبوت دیا ہے - کہ دیکھو یہ کتاب ہے اس کی حفاظت اخیر زمانے تک فرشتے کریں گے - تم اس کے خلاف کوئی غلطی تو ثابت کردو - سائنس نے کس قدر ترقی کی - تاریخ کی کیسی چھان بین ہوئی - مگر قرآن شریف کی کوئی بات جھوٹی نہ ہو سکی سچ فرمایا - لایاتیہ الباطل -

وقد خلت سنۃ الاولین - یہ فرشتوں کے نزول کا دوسرا ثبوت فرمایا - کہ نشان جو تم مانگتے ہو وہ بھی آ جاوے گا - جیسا اگلے مکذبوں سے ہوا ویسا ہی تم سے ہو گا چنانچہ ہوا - بدر میں فرشتے آئے اور کفار کو ہلاک کر دیا -

ولو فتحنا علیھم - یہ ضدی لوگوں کا بیان ہے -

سکرت ابصارنا - ہماری آنکھیں کسی نشے کی متوالی ہو گئیں - ہم پر سحر ہو گیا - وغیرہ وغیرہ

مورخہ ۶ رجنوری ۱۹۱۱ء

(سورۂ الحجر رکوع ۲)

آئندہ کے واقعات قبل از وقت انسان کو معلوم ہوں یہ آدمی کو تڑپ لگی ہوئی ہے - اس کے لئے مخلوق نے عجیب عجیب تجویزیں کی ہیں - میں نے ایک شانہ بینی کی کتاب دیکھی - ایک دنبہ کو خاص خیال پر ذبح کرتے ہیں اس کے شانہ کو پانی میں ابال دیتے ہیں اس پر چند نقطے نظر آتے ہیں - جن پر احکام مرتب کرتے ہیں - دوم - خط تقدیر اس کے لئے چار مقامات ہیں (۱) بعض نے ہاتھ کے شکنوں پر کتابیں لکھی ہیں بعض نے چین جبین پر - بعض نے انسانی بدن کی دو شکنوں پر (۲) ایک اور علم ہے - جو کھوپری کے متعلق ہے - اس علم کی بھی یہی غرض ہے - رمل بھی ایسی

لیے بکسی جال سے ۔ کان نبی یخط کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ یخط کے یہ معنے ہیں کہ نقطے ڈالکر شکلیں بنائی جاویں اور پھر ان پر احکام مرتب کریں ۔ پانسے جو ہیں وہ بھی اسی غرض کے لئے ہیں ۔ پھر پندوں کے بائیں یا دائیں نکلنے پر بحث کرتے ہیں ۔ پھر ایک علم ہے ہردوہ ۔ جسے عربی میں علم النفس کہتے ہیں ۔
یہ ناک کے سانسوں پر احکام مرتب کئے جاتے ہیں ۔
اختلاج الاعضاء اور بالوں سے بھی غیب دانی کرتے ہیں ۔ یہ ادنے طبقے کے لوگ ہیں ۔ ان سے اعلے نجوم کا علم ہے ۔ جسکے دعوےٰ ہیں ۔ ایک سورج گرہن چاند گرہن یا زمانہ پھر ان پر احکام لگاتے ہیں ۔
ایک جفر کا علم ہے ۔ اس سے بڑے بڑے احکام نکالنے کے دعوے کرتے ہیں ایک قوم ان سے بھی آگے ہے ۔ جنہیں کاہن کہتے ہیں ۔ ان کا چھوٹا سا شعبہ یورپ ۔ امریکہ میں آجکل پایا جاتا ہے ۔ اس کو ہپنوٹزم کہنے میں انسان کی روحوں وغیرہ اس کے ذریعے کلام کیا جاتا ہے ۔ ایک ان سے کسی قدر آگے ہیں ۔ وہ ہمارے ملک میں حاضرات والے کہلاتے ہیں ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو معمول بناکر ان سے کام لیتے ہیں ۔ عرب میں جو لوگ کاہن کہلاتے ہیں ۔ وہ کم کہاتے کم سوتے کم اختلاط کرتے اور ایک خاص بات کی دھت رکھتے ۔۔۔ ہمزاد والے بھی انہی میں سے ہیں ایسے لوگ اپنے تئیں بہت نجس رکھتے ہیں ۔ جنابت میں نہیں نہاتے ۔ محرمات ابدی سے جماع کر لیتے ہیں ۔ انسان کی کھوپری میں کھانا کھاتے ہیں ۔ آدمی کے دانت کی تسبیح رکھتے ہیں لوگوں سے چھپانے کے لئے چاندی کا خول چڑھا لیتے ہیں ۔ اور عبادت کیوقت انسان کے چمڑے پر بیٹھتے ہیں ۔ بلکہ کھانا بھی وہاں پکاتے ہیں جہاں کوئی مردہ جلایا گیا ہو ۔ ایسے تمام لوگ میں نے دیکھے ہیں ۔ اور ان کے اعمال سے واقفیت حاصل کی ہے ۔ کاہن لوگوں کو جو غیب سے آوازیں آتی ہیں ان میں بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں ۔ مگر کثرت کے ساتھ جھوٹ ہوتا ہے ۔
یہ جو غیب بینی کی کوشش کرتے ہیں ان میں غور کرکے دیکھا جاوے تو تعجب آتا ہے ۔ ہر اہل بات آج تمام جہان پیشگوئی ہی کرتا ہے ۔ مثلاً دوست کو لکھدینا کہ (۱) ہم فلاں بجے تمہارے پاس گاڑی پر پہونچیں گے ۔ باوجود اندیشہ لیٹ و کولیژن کے (۲) کاشتکار کا آیندہ اناج کی امید پر بیج بونا ۔ باوجود اندیشہ ارضی و سماوی کے ۔ (۳) ملازم کا کام (۴) تاجر کا مال منگوانا بامید نفع (۵) اشتہار دینا پہلے گھر سے خرچ کرکے ۔
غرض پیشگوئیوں پر دنیا کا سارا مدار ہے ان سب کا معیار صداقت کثرت و قلت پر ہے ۔ کاہن اسی لئے جھوٹے ہیں کہ ان کی اکثر باتیں صحیح نہیں نکلتیں ۔ فیصلہ میں بھی کثرت کا اعتبار ہے ۔ جب خدا کے فضل میں یہ بات پائی جاتی ہے ۔ قول میں کیوں نہ ہو ۔
بروج ۔ برج کہتے ہیں گول چیز کو ۔ روشن ستارے جو آسمان میں ہیں ان سے مراد ہے بعض کہتے ہیں کہ منازل شمس و قمر مقصود ہیں ۔ مگر عرب لوگ تو ان باتوں کو نہیں جانتے تھے بہر حال ستارے بہت مفید ہیں ۔ ارض کے لئے ۔ مگر خبیث لوگ ان سے عجیب عجیب جنتری اور شخصی احکام لگاتے ہیں ۔

الا من استرق السمع ۔ کوئی ایک آدھ بات سچ بھی مستنبط کر لیتے ہیں ۔ شھاب مبین ۔ بات پوری نہیں ہوتی تو آگ سی لگ جاتی ہے ۔ جو ان کے تمام جھوٹ کے تودہ کو جلا دیتی ہے ۔
موزون ۔ دو معنے ہیں ایک معلوم ۔ دوسرے مقدار کے ساتھ ہر چیز بنی ہوئی ہو ۔
و ان من شیء الا عندنا خزائنہ ۔ جتنی ایجادیں ہیں ان کی تحقیقات کرو ۔ تو یہی معلوم ہوگا کہ اس کا اصول اتفاقیہ معلوم ہوا اور اوّل اوّل کسی بالارادہ کوشش کا نتیجہ نہیں ہوتے مثلاً چھاپنے کے پتھر کی دریافت ۔
لواقح ۔ جمع لاقحۃ کی لاقح ملقحۃ کے معنے رکھتا ہے ۔ فاعل بمعنے مفعل کی جگہ آیا ہے ۔ کلینی لہم یا امیمۃ ناصبی ۔ ولیل اقاسیہ بطئی الکواکب ۔ ای منصب ۔ لیبک یزید ضارع لخصومۃ و مختبط مما تطیح الطوائح ای مطایح اس کے معنے ہیں حمل دینے والی ۔
ایک انگریزی کتاب میں لکھا ہے کہ نباتات میں نر و مادہ کی دریافت عربوں نے کی ہے ۔
اللہ تعالیٰ ایسی ہوائیں اٹھاتا ہے کہ جو نر کو مادہ پر چڑھاتی ہیں ۔ قرآن مجید نے اس کو پہلے بیان فرمایا ہے ۔ من کل زوجین اثنین ۔
المستقدمین ۔ کے معنے پہلے کے ہیں ۔ بعض لوگوں نے کہا ۔ امم گذشتہ مراد ہیں بعض کہتے ہیں ۔ وہ مراد ہیں جو نیکی میں سب پر ترقی لے گئے ۔

مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۳)

صلصال ۔ خلاصہ در خلاصہ جو چیز ہوتی ہے اس کو صلصال کہتے ہیں ۔ حمل سے نکلا ہے
حمأ ۔ (۱) جو مٹی متغیر ہو جاوے (۲) جسکی پوری صورت بن جاوے (۳) جو کہیں ڈالی جاوے (۴) جس میں سے بو آوے ۔
مسنون ۔ کسی چیز کو کسی کے مناسب بنانا ۔ سننت المار علی الوجہ ۔
من روحی ۔ اپنا کلام ۔
السموم ۔ تیز لو کو سموم کہتے ہیں اس کے اندر جو صفت ہو وہ ناری ہے جان میں شامل ہیں وہ تمام جاندار جن میں ناری مادہ ہو ۔ باریک سانپ کو بھی جان کہتے ہیں ۔ طاعون کے کیڑے کو بھی وخز الجن فرمایا ہے ۔ مرگی کے کیڑے کو بھی جن فرمایا ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب کو بھی آگ فرمایا ہے ۔ اسی واسطے اس کے اطفاء کے لئے کھڑے کو بیٹھنے بیٹھے کو لیٹ جانے کو فرمایا سانپ میں شدید زہر ہوتا ہے اُسے ایک جگہ شیطان فرمایا ۔ اسی طرح جن لوگوں کو شیطان سے تعلق ہوتا ہے ان میں بھی خاص تیزیاں ہوتی ہیں ۔
فسجد الملائکۃ ۔ ملائکہ مامور من اللہ کے کاموں میں لگ جاتے ہیں ۔ سعید الفطرتوں کے قلب پر وہی ایمان لانے کی تحریک کرتے ہیں ۔
مع السجدین ۔ فرمانبرداروں کے ساتھ شامل نہ ہوا ۔ ہر آدمی کو میں دیکھتا ہوں کوئی نہ کوئی کسی کا نافرمان ہوتا ہے ۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)